بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 48 — شمارہ 3

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادم
نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

Postal Registration No:p/GDP-23

شرح چندہ
سالانہ 150روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20پونڈیا40ڈالر امریکن۔بذریعہ
بحری ڈاک 10پونڈ
یا20ڈالرامریکن

2 شوال 1419 ہجری 21 صلح 1378 ہش 21 جنوری 1999ء

لندن ۱۶؍ جنوری (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیریت ہیں الحمد للہ۔ کل حضور انور نے مسجد فضل میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے احباب جماعت کو رمضان کے بقیہ چند دنوں میں بکثرت عبادت کرنے اور دُعائیں کرنے اور اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

پیارے آقا کی صحت وتندرستی درازی عمر مقاصد عالیہ میں معجزانہ فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب دُعائیں کرتے رہیں اللّٰھم ایدامامنا بروح القدس و بارک لنافی عمرہ وامرہ۔

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے امام الزمان کی ضرورت ہر ایک صدی کیلئے قائم کی ہے اور صاف فرمادیا ہے کہ جو شخص اس حالت میں خدا تعالیٰ کی طرف آئے گا۔ کہ اس نے اپنے زمانہ کے امام کو شناخت نہ کیا وہ اندھا آئے گا

﴿از تحریرات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

یہ صحیح نہیں ہے کہ ہر ایک شخص جس کو کوئی خواب سچی آوے یا الہام کا دروازہ اس پر کھلا ہو وہ اس نام سے موسوم ہو سکتا ہے۔ بلکہ امام کی حقیقت کوئی اور امر جامع اور حالت کاملہ تامہ ہے۔ جس کی وجہ سے آسمان پر اس کا نام امام ہے؟ اور یہ تو ظاہر ہے کہ صرف تقویٰ اور طہارت کی وجہ سے کوئی شخص امام نہیں کہلا سکتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَاماً پس اگر ہر ایک متقی امام ہے تو پھر تمام مومن متقی امام ہی ہوئے۔ اور یہ امر منشاء آیت کے برخلاف ہے۔ اور ایسا ہی بموجب نص قرآن کریم کے ہر ایک ملہم اور صاحب رویا صادقہ امام نہیں ٹھہر سکتا۔ کیونکہ قرآن کریم میں عام مومنین کیلئے یہ بشارت ہے کہ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا یعنی دُنیا کی زندگی میں مومنین کو یہ نعمت ملے گی کہ اکثر سچی خوابیں انہیں آیا کریں گی۔ یا سچے الہام ان کو ہوا کریں گے۔ پھر قرآن شریف میں ایک دوسرے مقام میں ہے اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰئِكَةُ اَلَا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا۔ یعنی جو لوگ اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور پھر استقامت اختیار کرتے ہیں فرشتے ان کو بشارت کے الہامات سُناتے رہتے ہیں اور ان کو تسلی دیتے رہتے ہیں جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ماں کو بذریعہ الہام تسلی دی گئی۔ لیکن قرآن ظاہر کر رہا ہے کہ اس قسم کے الہامات یا خوابیں عام مومنوں کیلئے ایک روحانی نعمت ہے خواہ وہ مرد ہوں یا عورت ہوں۔ اور ان الہامات کے پانے سے وہ لوگ امام وقت سے مستغنی نہیں ہو سکتے۔ اور اکثر یہ الہامات ان کے ذاتیات کے متعلق ہوتے ہیں اور علوم کا افاضہ اُن کے ذریعہ سے نہیں ہوتا۔ اور نہ کسی عظیم الشان تحدی کے لائق ہوتے ہیں۔ اور بہت سے بھروسے کے قابل نہیں ہوتے۔ بلکہ بعض وقت ٹھوکر کھانے کا موجب ہو جاتے ہیں۔ اور جب تک امام کی دستگیری افاضہ علوم نہ کرے۔ تب تک ہرگز ہرگز خطرات سے امن نہیں ہوتا۔ اس امر کی شہادت صدر اسلام میں ہی موجود ہے۔ کیونکہ ایک شخص جو قرآن شریف کا کاتب تھا۔ اس کو بسا اوقات نور نبوت کے قرب کی وجہ سے قرآنی آیت کا اس وقت میں الہام ہو جاتا تھا۔ جب کہ امام یعنی نبی علیہ السلام وہ آیت لکھوانا چاہتے تھے۔ ایک دن اس نے خیال کیا۔ کہ مجھ میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں کیا فرق ہے۔ مجھے بھی الہام ہوتا ہے۔ اس خیال سے وہ ہلاک کیا گیا۔ اور لکھا ہے کہ قبر نے بھی اس کو باہر پھینک دیا۔ جیسا کہ بلعم ہلاک کیا گیا۔ مگر عمر رضی اللہ عنہ کو بھی الہام ہوتا تھا۔ انہوں نے اپنے تئیں کچھ چیز نہ سمجھا۔ اور امامت حقہ جو آسمان کے خدا نے زمین پر قائم کی تھی اس کا شریک بننا نہ چاہا۔ بلکہ ادنیٰ چاکر اور غلام اپنے تئیں قرار دیا۔ اس لئے خدا کے فضل نے ان کو نائب امامت حقہ بنادیا۔ اور اویس قرنی کو بھی الہام ہوتا تھا اُس نے ایسی مسکینی اختیار کی کہ آفتاب نبوت اور امامت کے سامنے آنا بھی سوء ادب خیال کیا۔ سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم بارہا یمن کی طرف مونہہ کر کے فرمایا کرتے تھے کہ اجد ريح الرحمن من قِبَلِ اليَمَنِ۔ یعنی مجھے یمن کی طرف سے خدا کی خوشبو آتی ہے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ اویس میں خدا کا نور اترا ہے۔ مگر افسوس کہ اس زمانہ میں اکثر لوگ امامت حقہ کی ضرورت کو نہیں سمجھتے۔ اور ایک سچی خواب آنے سے یا چند الہامی فقروں سے خیال کر لیتے ہیں کہ ہمیں امام الزمان کی حاجت نہیں کیا ہم کچھ کم ہیں؟ اور یہ بھی خیال نہیں کرتے کہ ایسا خیال سراسر معصیت ہے کیونکہ جب کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے امام الزمان کی ضرورت ہر ایک صدی کیلئے قائم کی ہے اور صاف فرمادیا ہے کہ جو شخص اس حالت میں خدا تعالیٰ کی طرف آئے گا۔ کہ اس نے اپنے زمانہ کے امام کو شناخت نہ کیا وہ اندھا آئے گا۔ اور جاہلیت کی موت پر مرے گا۔ اس حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی ملہم یا خواب بین کا استثناء نہیں کیا۔ جس سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ کوئی ملہم ہو یا خواب بین ہو اگر وہ امام الزمان کے سلسلہ میں داخل نہیں ہے تو اس کا خاتمہ خطرناک ہے۔ کیونکہ ظاہر ہے کہ اس حدیث کے مخاطب تمام مومن اور مسلمان ہیں اور اُن میں ہر ایک زمانہ میں ہزاروں خواب بین اور ملہم بھی ہوتے آئے ہیں۔ بلکہ سچ تو یہ ہے کہ امت محمدیہ میں کئی کروڑ ایسے بندے ہوں گے جن کو الہام ہوتا ہوگا۔ پھر ماسوا اس کے حدیث اور قرآن سے ثابت ہے کہ امام الزمان کے وقت میں اگر کسی کو کوئی سچی خواب یا الہام ہوتا ہے تو وہ در حقیقت امام الزمان کے نور کا ہی پرتوہ ہوتا ہے۔ جو مستعد دلوں پر پڑتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جب دنیا میں کوئی امام الزمان آتا ہے تو ہزارہا انوار اس کے ساتھ آتے ہیں۔ اور آسمان میں ایک صورت انبساطی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور انتشار روحانیت اور نورانیت ہو کر نیک استعدادیں جاگ اُٹھتی ہیں پس جو شخص الہام کی استعداد رکھتا ہے اس کو سلسلہ الہام شروع ہو جاتا ہے اور جو شخص فکر اور غور کے ذریعہ سے دینی تفقہ کی استعداد رکھتا ہے اس کے تدبر اور سوچنے کی قوت کو زیادہ کیا جاتا ہے۔ اور جس کو

(باقی صفحہ ۱۱ پر ملاحظہ فرمائیں)

تمام دنیا پر وہ عالمی پیغام غالب کر دیں جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا تھا

﴿خلاصہ خطاب سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بر موقعہ جلسہ سالانہ قادیان ۵؍دسمبر ۱۹۹۸ء﴾

لندن (۵؍دسمبر): جماعت احمدیہ ہندوستان کا ۱۰۷واں جلسہ سالانہ ۵؍۶؍اور ۷؍دسمبر (بروز ہفتہ، اتوار، سوموار) قادیان دارالامان میں اپنی تمام تر نیک روایات کے ساتھ للہی محبت واخوت اور ذکر الٰہی اور دُعاؤں کے روح پرور ماحول میں نہایت کامیابی وکامرانی کے ساتھ منعقد ہوا۔ ہندوستان بھر کے صوبہ جات کے علاوہ دیگر متعدد ممالک کے نمائندگان بھی اس مبارک جلسہ میں شامل ہوئے اور پہلی بار دس ہزار سے زائد نو مبائعین نے اس جلسہ میں شرکت کی۔ اس جلسہ سے حسب سابق سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے M.T.A. انٹرنیشنل کے مواصلاتی رابطہ کے ذریعہ براہ راست افتتاحی واختتامی خطابات فرمائے جن سے تمام دنیا کے احمدی بھی مستفیض ہوئے اور یوں گویا قادیان کا یہ جلسہ سالانہ ایک عالمگیر حیثیت اختیار کر گیا۔ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کی برکات کو تمام دنیا پر پھیلا دے اور اس کا فیض ہمیشہ بڑھتا اور وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا جائے۔

جلسہ سالانہ قادیان کی مناسبت سے مسجد فضل لندن برطانیہ کے ساتھ محمود ہال کو خوبصورت بینرز سے آراستہ کیا گیا تھا اور خصوصی سٹیج اور آرائشی گیٹ بھی تیار کیا گیا تھا۔ ۵؍دسمبر کو حضور ایدہ اللہ ٹھیک دس بجے محمود ہال میں تشریف لائے۔ حضور انور نے فرمایا قادیان کے جلسہ کا افتتاح آج وہاں ہو چکا ہے اور یہ اس کے دوسرے اجلاس کی کارروائی ہے۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ نے مکرم فیروز عالم صاحب کو تلاوت قرآن مجید کیلئے بلایا۔ تلاوت کے بعد اس کا ترجمہ

(ترجمہ صفحہ نمبر 2 ملاحظہ فرمائیں)

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے پرنٹر وپبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

جو چاہے آپ کا حُسنِ کرشمہ ساز کرے

حیدر آباد سے شائع ہونے والے روزنامہ "ساز دکن" کی 26 دسمبر 98 کی اشاعت میں "اخبار نو" نئی دہلی کے حوالے سے ایک مضمون شائع کیا گیا[1] جس میں بھارتیہ جنتا پارٹی کی حکومت سے التجا کی گئی ہے کہ "مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ" پر فوری پابندی لگائی جائے وجہ یہ ہے کہ یہ چینل مسلمانوں کو گمراہ کرنے کا کام سر انجام دے رہا ہے۔ ساتھ ہی اس شمارہ میں اخبار بدر 12 اکتوبر میں شائع شدہ مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل کے اشتہار کا عکس بھی دیا گیا ہے اخبار مذکور نے اپنے دو جنوری کے شمارہ میں پھر اپنی یہی التجا دہرائی ہے۔

سوال یہ ہے کہ بقول مولانا مودودی صاحب مسلمانوں کی فی ہزار آبادی میں نو صد ننانوے تو پہلے ہی گمراہ ہیں اب جو پہلے ہی گمراہ ہیں ان کو مزید کیا گمراہ کرنا ہے اور پھر عقل اندھی نہ ہوتی تو کم از کم خدا کا شکر ادا کرتے کہ کوئی تو ہے جو دین اسلام سے بھٹکے ہوئے مسلمانوں کو قرآن وحدیث کی تعلیمات سے آگاہ کر رہا ہے کوئی تو ہے جو تمام دنیا کے مسلمانوں کو نماز سکھانے اور دینی احکامات سے روشناس کرانے کی ذمہ داری اُٹھا رہا ہے اگر اخبار مذکور اور انٹرنیشنل غریب نواز مشن کو مسلمانوں کی گمراہی کا اتنا ہی درد ہے تو چاہئے تو یہ تھا کہ فحاشی سے بھرپور ٹی وی چینلز کے خلاف آواز اٹھائی جاتی ایسے ٹی وی چینلز کو بند کرانے کی تحریک چلائی جاتی جو دن رات بے حیائی اور بے شرمی کا کاروبار کر رہے ہیں۔ ایسے اخبارات پر پابندی لگائی جانے کی بات کی جاتی جو ایڈز کے اشتہارات کے بہانے مرد وعورتوں کے جنسی ملاپ کی گندی فوٹو شائع کرتے ہیں[1]۔ لیکن حیرت یہ ہے کہ ان کی ہمدردی مسلمانوں کے حق میں صرف اس چینل کے خلاف ظاہر ہو رہی ہے جو دن رات مسلمانوں کو دین اسلام کی تعلیمات سے آگاہ کر رہا ہے۔

سوال یہ ہے کہ اگر اسلامی باتوں کے سننے اور دیکھنے سے آپ کی رگِ غیرت اتنی ہی پھڑکتی ہے تو پھر اس کا بہتر طریقہ تو یہ ہے کہ آپ پر زبردستی کون کرتا ہے آپ اس چینل کو مت دیکھئے اور اُن چینلوں کو دن رات مزے لے لے کر دیکھئے جو دن رات آپ کے مزاج کے موافق بھڑکیلے پروگرام پیش کرتے ہیں۔

اخبار مذکور کا کہنا ہے کہ احمدیوں کو کوئی بھی مسلمان مسلمان نہیں سمجھتا آپ کی اطلاع اور علم کیلئے عرض ہے کہ آپ جیسے انٹرنیشنل غریب نواز مشن کو چلانے والے اور حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ کو خدا کا درجہ دینے والوں کو بھی لاکھوں دیوبندی اور وہابی کافر سمجھتے ہیں اور آپ لوگوں سے میل جول کو حرام قرار دیتے ہیں چنانچہ فتاوی رشیدیہ اگر آپ نے نہ پڑھا ہو تو اس سے یہ فتویٰ ملاحظہ فرمائیں۔ رشید احمد گنگوہی صاحب فتویٰ دیتے ہیں۔

> "جو شخص اللہ جل شانہ کے سوا علم غیب کسی دوسرے کو ثابت کرے اور اللہ تعالیٰ کے برابر کسی دوسرے کا علم جانے وہ بے شک کافر ہے"۔
>
> (مہر)

فتاویٰ رشیدیہ کامل مبوب از مولوی رشید احمد گنگوہی صفحہ ۶۲ ناشر محمد سعید اینڈ سنز تاجران کتب قرآن محل بالمقابل مولوی مسافر خانہ کراچی 84-1883ء پھر سنئے لکھا ہے!!۔

> "دجال بریلوی اور ان کے اتباع کو سحقاً سحقاً فرما کر حوض مورد و شفاعت محمود سے کتوں سے بدتر کر کے دھتکار دیں گے اور امت مرحومہ کے اجر و ثواب و منازل نعیم سے محروم کئے جائیں گے۔

(رجوم المذنبین علی رؤس الشیاطین المشہور بہ الشہاب الثاقب علی المسترق الکاذب صفحہ ۱۱۱ مؤلفہ مولوی سید حسین احمد مدنی ناشر کتب خانہ اعزازیہ دیوبند ضلع سہارنپور)

اب پڑھئے اخبار ساز دکن کی ۲ جنوری کی اشاعت سے دو اشعار اخبار مذکور میں حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی شان میں یوں مشرکانہ شاعری کرتا ہے ؎

وہ کون ہے جو خالی لوٹا ہے ترے در سے
خواجہ تیرے در سے جو مانگا وہ پایا ہے
بہلا نہ کہیں بھی دل جس کا یہ زمانے میں
چوکھٹ پر تری آکر سر اس نے جھکایا ہے

اب ان اشعار کو پیش کر کے دیوبندی علماء سے اپنے حق میں فتویٰ منگوا لیجئے گا۔ ہم تو خیر ایسے اشعار کو مشرکانہ کہتے ہیں لیکن وہ آپ کو کافر بھی کہیں گے۔

حق تو یہ ہے کہ دیوبندیوں کے نزدیک صرف آپ لوگ ہی کافر نہیں بلکہ آپ لوگ بھی دیوبندیوں پر کفر کے فتوے لگا چکے ہیں جن کے لکھنے کی یہاں ضرورت نہیں۔ اور پھر تمام سنی ملکر شیعوں پر کفر کے فتوے دے چکے ہیں اور پھر تمام شیعوں نے سنیوں کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا ہوا ہے۔ اس پر بس نہیں گزشتہ سال کی روٹین کی طرح امسال بھی پاکستان میں رمضان کے مقدس مہینہ میں اس فتوی پر عملی جامہ پہنا کر 17 شیعوں کو باغیرت سنیوں نے گولیوں سے بھون ڈالا اور بہت سوں کو زخمی کر دیا جبکہ وہ اپنی مسجد میں خدا کی عبادت میں مصروف تھے۔

انٹرنیشنل غریب نواز مشن کے کنوینز اور اخبار ساز دکن کے مدیر کو چاہئے تھا کہ وہ یہ تمام فتوے بھی بھارتیہ جنتا پارٹی کی حکومت کے وزیر اطلاعات ونشریات کو دکھاتے۔

انصاف سے بتایئے کونسا مسلمان فرقہ ایسا ہے جو دوسرے مسلمان فرقے کی نظروں میں کافر نہیں۔ یہ الگ بات ہے کہ بعض بعض مواقع پر سیاسی و وقتی مفادات کے پیش نظر بعض فرقوں کے ملاں اپنے بزرگوں کی ناخلف اولاد کے طور پر ان کے مقدس فتوں کو نظر انداز کر کے دوسرے فرقوں کے ملاؤں سے دست دوستی بڑھاتے ہیں جو اگلے ہی چند دنوں میں پھر تار تار ہو جاتی ہے ایسا ہندوستان میں کئی جگہوں پر دیکھنے میں آیا ہے جس کی تفصیل یہ ہے کہ احمدیوں کی مخالفت کی روٹی سعودی عرب سے صرف اور صرف دیوبندیوں کو ہی ملتی ہے کیونکہ بریلویوں کو جو بقول وہابیوں کے مشرک ہیں ہرگز احمدیوں کی مخالفت کیلئے امداد نہیں ملتی۔ اب ہندوستان کے دیوبندی مسلمانوں میں اپنا کام چلانے کیلئے کچھ ٹکڑے دوسرے فرقوں کو بھی دے دیتے ہیں اور اپنی دکان چمکانے کیلئے وقتی طور پر نہ چاہتے ہوئے بھی دوسرے فرقوں کے علماء کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں ملاتے ہیں لیکن جب غیر دیوبندی علماء کی آنکھ کھلتی ہے اور انہیں اصل حقیقت کا علم ہوتا ہے تو ہوش آنے پر فوراً ہاتھ پیچھے کھینچ کر اپنے بزرگوں کی طرف سے عطا کردہ انعامات وخطابات اور گالیوں کے تحفے سٹیجوں اور اخباروں سے ایک دوسرے پر برسانا شروع کر دیتے ہیں۔

حال ہی میں اخبار ساز دکن کی ہی اشاعت 29 دسمبر 98 میں کسی مولوی غلام دستگیر کے خطاب کا حوالہ دیا گیا ہے کہ جو لوگ آنحضرت ﷺ کو بشر مانتے ہیں وہ گستاخ رسول ہیں اور یہ لوگ کافر و مرتد ہیں دوسری طرف انہی علماء نے یہ فتوے بھی دیئے ہیں جن کو پاکستان میں سرکاری طور پر تسلیم بھی کیا گیا ہے کہ گستاخِ رسول اور مرتد کی سزا قتل ہے پس کیا ایسی تمام خبریں جہاد کے جنونی مسلمانوں کو دوسرے مسلمانوں کی گردنیں کاٹنے پر نہیں اکساتیں تو کیا ہم بھی بھارتیہ جنتا پارٹی کے وزیر اطلاعات ونشریات سے یہ کہنے کا حق نہیں رکھتے کہ ایسے اخبار کی ڈیکلریشن پر نظر ثانی کریں جو ایسی اشتعال انگیز خبریں شائع کرتا ہے۔

پس حقیقت یہ ہے کہ عام مسلمانوں کا تو سوال ہی کیا خود مسلمان علماء بھی ان دنوں سخت قسم کی جہالت کے اندھیروں میں گھر کر فرمانِ نبوی عُلَمَاءُ هُمْ شَرٌّ مَنْ تَحْتَ اَدِيمِ السَّمَاءِ (یعنی ان کے علماء آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہوں گے) کے مصداق ہو چکے ہیں۔ جدھر دُنیاداری کا ٹکڑا ملے صحافت و مولویت اُدھر ہی اُلٹ جاتی ہے۔

جہالت کی ایک اور مثال اسی 'ساز دکن' کے مذکورہ شمارہ ۲۶ دسمبر سے ہی ملاحظہ فرمایئے کہ ایک طرف تو انٹرنیشنل غریب نواز مشن کی طرف سے مسلمانوں سے اپیل کی جارہی ہے کہ ہندوستان میں موجود تمام سیاسی پارٹیاں اسلام دشمن پارٹیاں ہیں اور انہیں ووٹ دینا صریح کفر ہے اور انہیں ووٹ دینے کا مطلب ہے کہ ہم کفار و مشرکین کو قانون سازی کا حق دے رہے ہیں تو پھر کس منہ سے آپ انہی کفار و مشرکین کی حکومت سے عاجزانہ التجا کر رہے ہیں کہ وہ مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل پر پابندی لگائے؟

جنون کا نام خرد خرد کا جنوں رکھ دیا
جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے۔

(منیر احمد خادم)

[1] ایسا ہی ایک اشتہار مذکورہ اخبار ساز دکن میں شائع ہو چکا ہے ساز دکن نے مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے اشتہار کا عکس تو شائع کر دیا لیکن ہم ان کے ایڈز کے اشتہار کا عکس شائع کرنے سے قاصر ہیں۔

We offer professional service in buying, selling of properties for all your real Estate requirement in Bangalore and Karnataka

Contact:-

CHOICE REAL ESTATE

327 Tipu Sultan palace Road

Fort Banglore 560002 ☎ 6707555

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

شریف جیولرز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد

اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔

☎ دوکان : 0092-4524-212515

رہائش: 0092-4524-212300

ESTD:1898

MFRS OF ARMY INDUSTRIAL AND CIVILIAN FANCY SHOES

M. MOOSA RAZA SAHIB & SONS

NO 6 ALBERT VICTOR ROAD FORT

BANGALORE - 560002 INDIA

☎: 6700558 FAX: 6705494

خطبہ جمعہ

ہر وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کا قرب چاہتا ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نمونے کی پیروی کرے

یہ عادت اللہ ہے کہ جو کچھ بننے کی آرزو کرتے ہیں وہ محروم رہتے ہیں اور جو چھپنا چاہتے ہیں ان کو باہر نکالتا ہے اور سب کچھ بنا دیتا ہے

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز - فرمودہ ۱۳ر نومبر ۱۹۹۸ء بمطابق ۱۳ر نبوت ۱۳۷۷ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

اشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿وَاذْكُرِاسْمَ رَبِّكَ وَ تَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلاً﴾۔(سورة المزمّل :۹)

یہ آیت جس کی میں نے آج تلاوت کی ہے جیسا کہ اس کے مضمون سے صاف ظاہر ہے یہ اللہ کی یاد میں دنیا سے اپنے کو جدا کرنے کی تلقین ہے۔ تبتّل کا مطلب یہ ہے کہ ایسے جدا ہو جائے کہ گویا دنیا سے کٹ گیا ہے اور خالصتاً اللہ ہی کے لئے ہو گیا ہے۔ یہاں تبتّل کا یہ معنی نہیں کہ دنیا سے ہر قسم کے تعلقات کاٹ لے۔ مگر ایسے تعلقات رکھے کہ تعلقات کے رہتے ہوئے بھی بظاہر یعنی تعلقات ظاہری طور پر رہیں لیکن دل ہمیشہ مائل بخدا رہے۔ یہ معنی ہے تبتّل کا جو دراصل نبوت کے آغاز سے پہلے شروع ہو جاتا ہے اور اس مضمون کو میں بعض احادیث نبویہ کی روشنی میں آغاز ہی میں کھولوں گا۔

یہ خیال کہ نبی، نبی بننے کے بعد تبتّل کرتا ہے یہ درست نہیں۔ تبتّل کے نتیجے میں نبی بنتا ہے۔ یہ ایک نمایاں فرق ہے جو پیش نظر رہنا چاہئے۔ اور ہر بڑا درجہ خواہ نبوت کا نہ بھی ہو صالحیت کا ہی ہو وہ تبتّل ہی کی ایک سیڑھی ہے اور تبتّل ہی کے ذریعے سے یہ سارے درجے عطا ہوتے ہیں۔ پس اس مضمون سے متعلق میں کچھ احادیث، کچھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقتباسات آج آپ کے سامنے رکھوں گا۔ الحکم جلد ۵۔ ۱۰ر اکتوبر ۱۹۰۱ء صفحہ ۳ پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس آیت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے: ”خلاصہ کلام یہ ہے کہ خدا ہی کی رضا کو مقدم کرنا تو تبتّل ہے۔ تو تبتّل اور توکّل توام ہیں۔ تبتّل کا راز ہے توکّل اور توکّل کی شرط ہے تبتّل اور یہی ہمارا مذہب اس امر میں ہے“۔

توام جڑواں کو کہتے ہیں جیسے جڑواں بھائی جو ایک دوسرے کے ہم شکل ہوں یا جڑواں بچے جو کلیۃً ایک دوسرے سے مشابہ ہوں اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزدیک تبتّل اور توکّل ہیں۔ جتنا تبتّل دنیا سے کرو گے اتنا ہی لازماً توکّل اللہ پر ہونا چاہئے۔ اور جتنا توکّل اللہ پر ہو اتنا ہی تبتّل کرو گے تو گویا ایک ہی مضمون کے دو نام ہیں تبتّل اور توکّل۔

اس سلسلے میں پہلی حدیث جو میں نے چنی ہے یہ ترمذی کتاب المناقب سے لی گئی ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں۔ اَوَّلُ مَا ابْتُدِئَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ النُّبُوَّةِ حِيْنَ اَرَادَ اللّٰهُ كَرَامَتَهٗ وَرَحْمَةَ الْعِبَادِ بِهٖ اَنْ لَا يَرٰى شَيْئًا اِلَّا جَآءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ فَمَكَثَ عَلٰى ذٰلِكَ مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَمْكُثَ وَ حُبِّبَ اِلَيْهِ الْخَلْوَةُ فَلَمْ يَكُنْ شَيْئٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ اَنْ يَخْلُوَ۔ اس کا ترجمہ میرے سامنے رکھا گیا ہے وہ چونکہ درست نہیں تھا اس لئے میں نے وہ ترجمہ نہیں پڑھا۔ اس ترجمے سے یوں معلوم ہوتا تھا کہ گویا نبوت کے حصول کے بعد خلوت نشینی شروع ہوتی ہے، بالکل برعکس مضمون ہے۔ خلوت نشینی کے نتیجے میں نبوت ملتی ہے۔ اور پھر یہ خلوت نشینی ٹوٹتی کیوں ہے؟ اس لئے کہ حکماً وہ شخص مجبور کر دیا جاتا ہے کہ اب تمہیں باہر نکلنا پڑے گا۔ پس اس کا ترجمہ یوں بنتا ہے اوّل ما ابتدئ به رسول الله ﷺ من النبوۃ نبوت کا آغاز جس چیز سے ہوا ہے یہ مراد نہیں ہے کہ نبوت کے بعد شروع ہوا ہے۔ آغاز ہی میں، بچپن ہی میں جس بناء پر نبوت عطا ہوئی تھی وہ یہ تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم خدا کی طرف تبتّل فرما رہے تھے اور اس تبتّل کے بغیر آپ کو نبوت عطا نہیں ہونی تھی کیونکہ تبتّل نبوت کی پہلی شرط ہے اس کے بعد نبوت عطا ہوا کرتی ہے۔

حِيْنَ اَرَادَ اللّٰهُ كَرَامَتَهٗ وَرَحْمَةَ الْعِبَادِ بِهٖ کہتے ہیں اس کا آغاز اس طرح ہوتا ہے کہ شروع میں رسول اللہ ﷺ جب تبتّل فرما رہے تھے تو کوئی رؤیا بھی ایسی نہیں ہوتی تھی جو صبح روز روشن کی طرح پوری نہ ہو جاتی ہو۔ تو رؤیا کا آغاز یہ بھی نبوت کی پہلی سیڑھی تھی۔ بعد میں جو الہامات اور مکاشفات کا واضح سلسلہ شروع ہوا ہے اس سے پہلے ایک مزہ چکھانے کے لئے خدا تعالیٰ نے رؤیائے صالحہ کا سلسلہ جاری فرمایا اور حضرت عائشہؓ خود تو اس وقت نہیں تھیں مگر لازماً آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے یا دیگر صحابہ سے سنا ہو گا کہ حالت یہ تھی کہ رات کو جو دیکھتے تھے صبح جس طرح صبح طلوع ہوتی ہے اسی طرح وہ رؤیا طلوع ہو جایا کرتی تھی۔ بعینہ وہی باتیں صبح ظاہر ہوتی تھیں گویا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا دل مزید یقین پہ قائم ہو جاتا تھا کہ جس راستے پر میں چلا ہوں وہی درست رستہ ہے اور اللہ اسی رستے پر ملے گا۔

فَمَكَثَ ذٰلِكَ مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَمْكُثَ اس حالت پر جتنا اللہ نے چاہا آپ کو ٹھہرائے رکھا۔ وَ حُبِّبَ اِلَيْهِ الْخَلْوَةُ اور یہ وہ دور ہے جب آپ کو خلوت بہت پیاری تھی اور خلوت پیاری کر دی گئی آپ کے لئے۔ فَلَمْ يَكُنْ شَيْئٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ اَنْ يَخْلُوَ۔ کوئی چیز بھی آپ کو اس سے زیادہ پیاری نہیں تھی کہ آپ علیحدہ رہیں اور دنیا سے قطع تعلق کر لیں۔ غار حرا میں جا کر رہنے کا جو سلسلہ ہے وہ اسی خلوت کی علامت ہے۔ پس غار حرا میں جانے سے پہلے نبوت عطا نہیں ہوئی بلکہ نبوت کی ابتدائی سیڑھیاں تھیں جو چڑھنے کے بعد پھر بعد میں غار حرا آتی ہے اور غار حرا میں جانے کے بعد کچھ عرصہ تک، جب تک اللہ نے چاہا آپؐ کو علیحدہ رکھا پھر حکماً آپ کو باہر نکالا ہے۔

یہ مضمون تمام سالکوں کے لئے برابر ہے۔ **ہر وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کا قرب چاہتا ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے اس نمونے کی پیروی کرے اور اس کو مدنظر رکھ کے پھر اپنا جائزہ لے کہ کس حد تک وہ اللہ تعالیٰ کے قرب میں بڑھتا ہے یا بڑھنے کی کوشش کرتا ہے۔**

ایک دوسری حدیث جو مسلم کتاب الزهد و الرقاق سے لی گئی ہے۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا **اللہ تعالیٰ اس انسان سے محبت کرتا ہے جو پرہیز گار ہو، بے نیاز ہو، گمنامی اور گوشہ نشینی کی زندگی بسر کرنے والا ہو۔** آنحضرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے تو نبوت کے بعد گوشہ نشینی ترک کر دی تھی اس لئے یہ مراد نہیں کہ اس وقت اللہ تعالیٰ کی محبت بھی ختم ہو گئی۔ گوشہ نشینی ترک کی تھی محبت کی خاطر اور حکماً، پھر مجبور کر دئے گئے ہیں کہ گوشہ نشینی ترک کرو اس وقت آنحضرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے گوشہ نشینی ترک کی۔ لیکن اس میں جو باتیں بیان ہوئی ہیں وہ بھی سیڑھیاں سی ہیں جو درجہ بدرجہ معاملے کو آگے بڑھا رہی ہیں۔

اللہ تعالیٰ اس سے محبت فرماتا ہے جو پرہیز گار ہو یعنی بدیوں سے رکنے والا، طبعاً عادتاً نیک مزاج ہو اور گناہوں سے اجتناب کرتا ہو، بے نیاز ہو۔ اس لئے اجتناب نہیں کرتا کہ لوگ دیکھیں اور اس کی تعریف کریں، اس سے اجتناب ذاتی ہے اور لوگوں کو پتہ ہی نہیں کہ کس کس چیز سے اجتناب کر رہا ہے۔ اس کے اجتناب کی حالت ہی مخفی رہتی ہے اور وہ اس بات سے بے نیاز ہوتا ہے، کوڑی کی بھی پرواہ نہیں ہوتی کہ دنیا کو پتہ لگ رہا ہے کہ نہیں کہ میں کس چیز سے بچ رہا ہوں، خدا کی خاطر کیا کیا تکلیف اٹھا رہا ہوں۔ جب بے نیاز ہوتا ہے تو پھر گمنامی اور گوشہ نشینی اختیار کرنا اس کا طبعی نتیجہ ہے۔ گوشہ نشینی اس کو دوہرا فائدہ دیتی ہے۔ ایک تو اس کی بے نیازی کی یہ شان ہے کہ وہ گوشہ نشین ہو جاتا ہے اور اس کو کوئی پرواہ نہیں کہ دنیا کو اس کا کچھ پتہ بھی ہے کہ نہیں۔ دوسرے گوشہ نشینی کے نتیجے میں جس بنا پر وہ دنیا سے الگ ہوا یعنی اللہ کی محبت، اس کو اس کا حق ادا کرنے کا زیادہ موقع مل جاتا ہے۔

اس کے بعد اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض اقتباسات جو اس مضمون سے تعلق رکھتے ہیں اور اسی مضمون کو آگے بڑھاتے چلے جا رہے ہیں وہ میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ ملفوظات جلد ۴ صفحہ ۳۱۷ طبع جدید میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے یہ اقوال درج ہیں جو ملفوظات کہلاتے ہیں یعنی آپ نے زبانی مجالس میں یہ باتیں کی تھیں جنہیں بعد میں کتابی صورت میں شائع کر دیا گیا۔ ضروری نہیں کہ بعد میں شائع کیا گیا ہو بہت سے ملفوظات ایسے ہیں جو ساتھ ساتھ الحکم وغیرہ میں مختلف جماعتی رسالوں میں شائع ہو رہے تھے اور اس وجہ سے ان پر یہ سند ہو گئی کہ حضرت مسیح موعود علیہ

الصلوٰۃ والسلام نے جو کچھ کہا تھا وہی بات لکھی گئی ہے۔ جو لکھی گئی ہے وہی تھی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمائی تھی۔ اس کے بعد بھی بہت سے ملفوظات شائع ہوئے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں شائع نہیں ہوئے تھے مگر ان کو مختلف راویوں کی سچائی تقویت دیتی ہے اور مختلف راویوں کا آپس میں ان امور پر اتفاق کرنا بتاتا ہے کہ وہ اگرچہ الگ الگ ہیں، مختلف جگہوں کے رہنے والے ہیں مگر ملفوظات کے وقت چونکہ وہ بھی حاضر تھے انہوں نے وہی بات بیان کی ہے جو دوسرے راویوں نے بیان کی ہے۔ اب ملفوظات کا جو حصہ میں آپ کے سامنے پڑھنے لگا ہوں وہ یہ ہے۔

"اصل بات یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کے ساتھ اُنس اور ذوق پیدا ہو جاتا ہے تو پھر دنیا اور اہل دنیا سے ایک نفرت اور کراہت پیدا ہو جاتی ہے"۔ اب یہ بات تو آپ کو بڑی عجیب سی لگے گی۔ اگر ظاہری نظر سے دیکھیں کہ اللہ سے محبت کے نتیجے میں دنیا سے نفرت ہو جاتی ہے اور کراہت ہو جاتی ہے۔ اللہ سے محبت ہی کے نتیجے میں دنیا سے سچی رحمت اور شفقت اور محبت کا سلوک انسان کو عطا ہوتا ہے۔ تو یہاں دنیادار اور مادہ پرستوں کا ذکر ہے۔ وہ جو خدا کو چھوڑ کر مٹی چاٹنے والے لوگ ہیں ان سے کراہت پیدا ہوتی ہے اور وہ کراہت بھی ایک نفرت کا رنگ رکھنے کے باوجود ان لوگوں کو مجبور کر دیا کرتی ہے کہ ان کی اصلاح کے لئے ہر قربانی کریں۔ تو اصلاح کے لئے کوشش کرنا اس نفرت کے نتیجے میں مدھم نہیں پڑتا بلکہ جتنی زیادہ کراہت ہوتی ہے اتنی زیادہ انسان جدوجہد کرتا ہے کہ ان کو اس گندگی سے پاک وصاف کر دے اور اس گند چاٹنے سے ان کو روک دے۔

یہ وضاحتیں ضروری ہیں ورنہ عام طور پر جو ہمارے اردو دان بھی ہیں وہ بھی سرسری نظر سے پڑھیں تو ان کو ان باریک باتوں کی غالباً سمجھ نہیں آئے گی لیکن جو زیادہ عالم نہیں ہیں سادہ مزاج احمدی ہیں ان کے لئے تو یہ وضاحتیں ضروری ہیں بہر حال۔ "بالطبع تنہائی اور خلوت پسند آتی ہے۔ آنحضرت ﷺ کی بھی یہی حالت تھی۔ اللہ تعالیٰ کی محبت میں آپ اس قدر فنا ہو چکے تھے کہ آپ اس تنہائی میں ہی پوری لذت اور ذوق پاتے تھے اور ایسی جگہ میں جہاں کوئی آرام کا اور راحت کا سامان نہ تھا اور جہاں جاتے ہوئے بھی ڈر لگتا ہو آپ وہاں کئی کئی راتیں تنہا گزارتے تھے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ آپ کیسے بہادر اور شجاع تھے۔ جب خدا تعالیٰ سے تعلق شدید ہو تو پھر شجاعت آہی جاتی ہے اس لئے مومن کبھی بزدل نہیں ہوتا۔ اہلِ دنیا بزدل ہوتے ہیں ان میں حقیقی شجاعت نہیں ہوتی"۔

اب یہ مضمون اسی تبتّل سے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نکالا ہے اور عام طور پر اس تبتّل کے تعلق میں آپ کو یہ مضمون کہیں اور سنائی نہیں دے گا، کہیں اور آپ اس کو نہیں پڑھیں گے۔ صرف یہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں جنہوں نے ایسا شاندار طبعی نتیجہ نکالا ہے تبتّل کا۔ غار حرا میں اب بھی جو جانے والے جاتے ہیں اور جھانک کے دیکھتے ہیں ان کو ڈر لگتا ہے۔ وہ ایسی جگہ ہے اوّل تو اس کا چڑھنا مصیبت اور پھر اکیلے سفر کرنا اور غار میں جا کے بیٹھے رہنا آج کل بھی جو کمزور دل والے ہیں ان کو ڈر لگتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا کئی کئی دن وہاں جا کر ٹھہر جانا یہ آپ کی شجاعت کی علامت ہے۔ آپ بہت بہادر تھے۔

پس وہ لوگ جو اندھیروں سے ڈرتے ہیں اور جنوں بھوتوں کا خوف کھاتے ہیں ان کے لئے یہ اسوۂ رسول ایک بہت بڑی علامت ہے اس بات کی کہ خدا والے خوفزدہ نہیں ہوا کرتے۔ جب غیر اللہ کا تصور ہی اٹھ گیا ہو تو نقصان کس نے پہنچانا ہے۔ یہ مضمون ہے جو شجاعت اور توکّل کے ساتھ جڑواں بھائیوں کی طرح ہے۔ دیکھیں **جتنا خدا پر اعتماد بڑھے گا جتنا یقین ہوگا اتنا ہی زیادہ غیر اللہ کا خوف اٹھتا جائے گا اور اگر نہیں اٹھے گا تو مومن کا کام ہے کہ ضرور اس کو توڑے اور اس کو ردّ کرے۔**

یہ میں نے اپنا تجربہ بھی ایک دفعہ بیان کیا تھا، شاید بھول گئے ہوں کچھ لوگ، کسی ضمن میں میں نے بیان کیا تھا ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت ابا جان اور سارے پہاڑ پر گئے ہوئے تھے اور میں اپنے گھر کے صحن میں اکیلا سویا کرتا تھا اور بعض دفعہ سوتے ہوئے ڈر لگتا تھا کیونکہ کہانیاں بھی عجیب وغریب مشہور تھیں کہ ایک جن آیا کرتا ہے کوئی نالے پر اندے بیلنے والی عورت ہے جو چھت پر سے چھلانگ لگا کے آیا کرتی ہے۔ اس قسم کی کہانیاں پرانے زمانے سے چلی آرہی تھیں اس گھر کے متعلق۔ تو ایک دفعہ اچانک مجھے خیال آیا کہ یہ تو شرک ہے۔ اگر کوئی بلا، کوئی جن نقصان پہنچا سکتا ہے اللہ کے اذن کے بغیر تو یہ بھی تو ایک شرک کی قسم ہے۔ تو میں کیوں ڈر رہا ہوں، مجھے کیوں نیند نہیں آرہی اسلئے میں نے مقابلہ کرنا ہے اب اس کا۔ اور اپنے آپ پہ سختی کر کے بھی مقابلہ کرنا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر مجھے بہادری عطا ہو۔ یہ فیصلہ کرنے کے بعد پھر میں نے خوب نظر دوڑائی کہ کون سی جگہ ہے جہاں سب سے زیادہ ڈرنے والی جگہ ہے۔ ہمارے ہاں ایک چھوٹا سا کمرہ ہوا کرتا تھا اس کمرے کے متعلق بڑی روایتیں تھیں کہ بڑی بلائیں وہاں ہوتی ہیں اور خاص طور پر وہ چمنی کی جگہ جہاں ہوتی تھی جہاں وہ آگ جلائی جاتی ہے اس کے متعلق بتایا جاتا تھا کہ یہ بڑی خطرناک جگہ ہے۔ تو میں رات کو اٹھا اور دروازہ کھول کے اس کمرے کی چمنی میں جا کر بیٹھ گیا۔ میں نے کہا اب جو بلاء آنی ہے آجائے اور میں اللہ پر توکّل کرتا ہوں مجھے پتہ ہے کہ کوئی بلاء مجھے نقصان نہیں پہنچا سکتی جب تک اللہ نہ چاہے۔ کچھ دیر بیٹھنے کے بعد اتنا سکون ملا ہے آرام سے چلا گیا بستر پر پڑتے ہی نیند آگئی، کوڑی کی بھی پرواہ نہیں رہی۔

تو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس عبارت کو پڑھتے ہوئے مجھے یہ اپنا ذاتی واقعہ یاد آگیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام شناسا تھے ان باتوں کے۔ باوجود اس کے کہ خود آپ پر ایسا کوئی وقت نہیں گزرا لیکن صاحبِ عرفان تھے، انسانی نفسیات کو سمجھتے تھے۔ تو ہم نے جو چیزیں تلخ تجربوں سے سیکھیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایک عرفان کی صورت میں روشن تھیں اور یہی وہ مضمون ہے جو آپ غار حرا کے تعلق میں بیان فرما رہے ہیں۔ بے انتہا بہادر تھے اور اللہ پر کامل ایمان اور اللہ پر توکّل کرنا اور اس کے نتیجے میں تبتّل جو شروع کی عبارت میں نے پڑھی تھی دیکھیں کس طرح مضمون آپس میں جڑواں ہیں۔ تبتّل اس لئے کیا تھا کہ اللہ پر توکّل تھا اور اللہ سے محبت تھی اور اس کی خاطر تنہائی سے بالکل بے خوفی ہو گئی تھی، کوئی ذرا سا بھی ڈر باقی نہیں رہا۔

"جب خدا تعالیٰ سے تعلق شدید ہو تو پھر شجاعت آہی جاتی ہے"۔ یہ تو لازمہ ہے اس کا۔ "اس لئے مومن کبھی بزدل نہیں ہوتا"۔ اب یاد رکھو آپ میں سے کون کون بزدل ہے وہ اپنے نفس پہ غور کر کے دیکھ لے۔ مومن صرف جنّات سے ہی بے خوف نہیں ہوتا بلکہ ہر دنیا کی بلاء سے بے خوف ہو جاتا ہے اور بے خوفی کا نسخہ یہ ہے۔ آپ کو طرح طرح کے خوف گھیر لیتے ہیں لوگ مجھے لکھتے رہتے ہیں خطوں میں کہ ہم اس بات سے ڈرتے ہیں یہ نہ ہو جائے، وہ نہ ہو جائے۔ ان کو میں لکھتا ہوں کہ وہ **دعا کیا کرو کہ اَللّٰھُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَاٰمِنْ رَوْعَاتِنَا۔ اے اللہ ہماری اندرونی کمزوریوں پہ پردہ ڈال دے، جو ہمارے چھپانے کی جگہیں ہیں جن کو ہم چھپانا چاہتے ہیں ان پر اپنا ستاری کا پردہ رکھ لے وَاٰمِنْ رَوْعَاتِنَا اور ہمارے خوفوں کو امن میں تبدیل فرما دے۔** یہ ایک بہت اچھی دعا ہے جس کو میں نے بارہا آزما کے دیکھا ہے۔

جب بھی اس قسم کے خطرات درپیش ہوں تو دراصل یہ خطرے دو ہی طرح کے ہوا کرتے ہیں۔ کچھ کمزور انسان اپنی کمزوریوں پر پردہ ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں اور ہمیشہ خطرہ رہتا ہے کہ یہ پردہ پھٹ نہ جائے اگر پردہ پھٹ گیا تو دنیا دیکھے گی۔ تو ایک بڑا خوف اس بات کا رہتا ہے اور اکثر لوگوں کو اس قسم کا خوف لاحق ہوتا ہی ہے کیونکہ انسان کمزوریوں کا پُتلا ہے اور دوسرا خوف وہ اَن دیکھے خطرات ہیں جو باہر سے ان پر حملہ آور ہوتے ہیں کبھی حکومت کی طرف سے، کبھی پولیس کی طرف سے، کبھی بدمعاشوں کی طرف سے، کبھی ڈاکوؤں کی طرف سے، ہر قسم کے خطرات اس کو گھیرے ہوئے ہوتے ہیں اور بعض ملکوں میں یہ روزمرّہ کی زندگی کا دستور بن گیا ہے۔ اب پاکستان سے اکثر جو خط آتے ہیں وہ انہی خطرات کا ذکر کرتے ہوئے ان سے بچنے کے لئے دعا کے لئے خط آتے ہیں۔ ان کو میں جواباً یہی لکھتا ہوں کہ اس دعا پر غور بھی کرو اور یہ دعا مانگا کرو تو پھر خطرات سے تم بے خوف ہو جاؤ گے۔

اور یہ بے خوفی دو طرح سے نصیب ہوتی ہے۔ ایک یہ کہ اللہ واقعۃً ان خطرات کو ٹال دیتا ہے۔ آپ کو پتہ بھی نہیں لگتا کہ کس کس موقع پر اللہ کی کس تقدیر نے کیسے کام کیا۔ ابھی کچھ عرصہ پہلے مجھے ایک خط آیا اور وہ عجیب ساخط تھا۔ وہ لکھنے والا کہتا ہے اس کے اپنے عزیز دوست کا واقعہ ہے کہ اسے ڈاکو پکڑ کر لے گئے اور بہت سختی اس پر کی اور دھکیلتے ہوئے بندوق کی نوک پر اس کو لے گئے تاکہ اس کو وہاں لوٹ کر وہ قتل بھی کر سکتے تھے، جو بھی کرنا تھا انہوں نے کرنا تھا۔ کہتے ہیں جب وہ لے گئے تو مجھ سے انہوں نے ایک سوال کیا اور وہ سوال یہ تھا کہ تم کون ہو، کس مذہب سے تمہارا تعلق ہے؟۔ اس شخص کو یہ توکّل نصیب تھا اس بات کی کوئی پرواہ نہیں کی کہ احمدی کہلانے پر اسے کیا ہوتا ہے۔ اس نے بڑی جرأت سے کہا کہ میں احمدی ہوں اللہ کے فضل سے اور جو تم نے کرنا ہے کرو احمدیت سے میں پھر نہیں سکتا نہ احمدیت کو چھپا سکتا ہوں۔ کہتے ہیں یہ بات سنتے ہی انہوں نے کہا کہ اچھا تم احمدی ہو تو لو اپنا سامان پکڑو اور چلے جاؤ۔ یعنی چلے جاؤ ان معنوں میں کہ اس کو دوبارہ آنکھوں پر پٹی باندھی تاکہ پتہ نہ چلے کہ کہاں آیا تھا اور کہاں سے لے جایا جا رہا ہے اور اسے اسی جگہ واپس چھوڑ گئے جہاں سے انہوں نے اس کو اٹھایا تھا۔ اب اس کے وہم وگمان میں بھی نہیں تھا کہ توکّل کا یہ بھی نتیجہ ہو سکتا ہے۔

دوسری طرف توکّل والے کو اگر نقصان پہنچ بھی جائے تو وہ سمجھتا ہے کہ اللہ نے مجھے دیا تھا اور اسی نے واپس لے لیا، اس نے امتحان لیا تو میں اس امتحان میں کیوں ناکام ہوں اور پھر اللہ اس کو بہت دیتا ہے۔ تو یہ دو طرح سے توکّل ہیں جو اللہ پر یقین کے نتیجے میں پیدا ہوتے ہیں اور تبتّل کے نتیجے میں پیدا ہوتے ہیں۔

اب ایک اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اقتباس ہے ملفوظات جلد ۴ صفحہ ۶،۹۴ طبع جدید سے لیا گیا ہے۔ عنوان اس کا یہ ہے انبیاء اور رسل کی خلوت پسندی۔ فرماتے ہیں "یہ مت سمجھو کہ انبیاء ورسل اپنے مبعوث ہونے کے لئے درخواست کرتے ہیں۔ ہرگز نہیں"۔ مبعوث ہونے کے لئے درخواست کیسے کر سکتے ہیں وہ تو بھاگتے ہیں دنیا سے اور پتہ ہوتا ہے کہ جہاں مبعوث ہوئے وہاں بے شمار کام اور ذمہ داریاں پڑ جائیں گی۔ ان کو کیسے نبھائیں گے، ان کو نبھانے کی خاطر لوگوں سے ملنا ہے، ہر وقت کی آمد ورفت

STAR
☎ 543105
CHAPPALS
WHOLE SELLERS OF HIGH QUALITY LEATHER &
RUBBER CHAPPALS
105/661, OPP. BLOCK NO-7 FAHIMMABAD COLONY
KANPUR-1- PIN 208001

یہ ساری چیزیں اس بعثت کا طبعی نتیجہ ہیں۔

فرماتے ہیں "ہر گز نہیں۔ وہ تو ایسی زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں کہ بالکل گمنام رہیں اور کوئی ان کو نہ جانے مگر اللہ تعالیٰ زور سے ان کو حجروں سے باہر نکالتا ہے"۔ اب دیکھیں کیسا جبر کرتا ہے اللہ ان کے اوپر کیونکہ اللہ کو ایسے ہی آدمی چاہئیں۔ جس قسم کا ملازم انسان نے رکھنا ہو اگر وہ صفات مل جائیں تو انسان اس کے انکار کے باوجود بھی کوشش یہی کرے گا کہ میں اسے رکھ لوں۔ ایسی بہت سی مثالیں تاریخ میں ملتی ہیں کہ لوگوں نے ذمہ داری قبول کرنے سے انکار کیا اور حاکم وقت نے زبردستی وہ ذمہ داری ان کے سپرد کی۔ تو فرماتے ہیں "اللہ تعالیٰ زور سے ان کو حجروں سے باہر نکالتا ہے۔ ہر ایک نبی کی زندگی ایسی ہی تھی کہ آنحضرت ﷺ تو دنیا سے پوشیدہ رہنا چاہتے تھے"۔

اب دیکھیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تقویٰ اور صدق کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی غیر معمولی محبت کے باوجود باقی نبیوں کا جو حق تھا وہ بھی ادا کرنے سے پیچھے نہیں رہے۔ یہ ہر نبوت کا خاصہ ہے مگر ان کے درجے ہیں، الگ الگ مقامات ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی خلوت نشینی کا درجہ سارے نبیوں سے بڑھ کر تھا اور جو عناصر ذمہ دار تھے خلوت نشینی کے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی صورت میں بہت زیادہ شدید تھے۔ پس گو تمام نبیوں میں یہ قدر مشترک ہے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم میں سب سے زیادہ پائی جاتی تھی۔

"ہر ایک نبی کی زندگی ایسی ہی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم تو دنیا سے پوشیدہ رہنا چاہتے تھے یہی وجہ تھی جو غار حرا میں چھپ کر رہتے اور عبادت کرتے رہتے۔ ان کو کبھی وہم بھی نہ آتا تھا کہ وہ وہاں سے نکل کر کہیں ﴿يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا﴾ (الاعراف: ۱۵۹)"۔ وہ یہ وہم بھی نہیں کر سکتے تھے کہ وہ غار حرا سے نکلیں اور سارے بنی نوع انسان کو مخاطب ہو کر کہیں، اے انسانو! اے وہ تمام انسانو! اے تمام بنی نوع انسان اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا میں تم سب کی طرف رسول بنا کے بھیجا گیا ہوں۔ کوئی ایک انسان بھی اس سے مستثنیٰ نہیں ہے۔

"آپ کا منشاء یہی تھا کہ پوشیدہ زندگی بسر کریں مگر اللہ تعالیٰ نے یہ نہ چاہا اور آپ کو مبعوث فرما کر باہر نکالا اور یہ عادت اللہ ہے کہ جو کچھ بننے کی آرزو کرتے ہیں وہ محروم رہتے ہیں"۔ اب ایک اور بات بھی پیش نظر رکھ لیں اچھی طرح۔ جو بننے کی آرزو کرتے ہیں وہ محروم رہتے ہیں۔ اب اس میں گہری حکمت ہے۔ وہ آرزو ان کی نیت کو گندہ کر دیتی ہے اور اپنی بڑائی کی آرزو ان کو ان ذمہ داریوں سے غافل کر دیتی ہے جو لوگوں کی خاطر انہوں نے قبول کرنی ہوتی ہیں۔ پس جماعت میں یہی حکمت کا نظام رائج ہے۔ **دنیا میں اور کوئی ایسی جماعت نہیں جہاں یہ سلسلہ رائج ہو کہ جو شخص بھی اپنے لئے عہدے کی خواہش کرے اس کو ہمیشہ کے لئے عہدوں سے ہٹا دیا جاتا ہے۔ جو شخص اپنے عہدے کے لئے کسی کو کہے کہ مجھے چن لو اور ثابت ہو جائے اس کو آئندہ سے عہدوں کا نااہل قرار دے دیا جاتا ہے۔** اب یہ بات عجیب سی ہے کیونکہ دنیا کی کسی ڈیماکریسی میں یہ نہیں ہے۔

ہر ڈیماکریسی میں عہدے کی خواہش اس شخص کے دل سے اٹھتی ہے جو کچھ بننا چاہتا ہے اور جب وہ خواہش کرتا ہے تو پھر پراپیگنڈے کی بھی اجازت ہے۔ پھر وہ پارٹیاں بنتی ہیں جو پھر اس کو منتخب کرتی ہیں اس کے ہم خیال لوگ اکٹھے کئے جاتے ہیں تو اس کو ڈیماکریسی کہا جاتا ہے۔ مگر اس ڈیماکریسی ہی میں برقِ خرمن موجود ہے، وہ آگ موجود ہے جو خرمن کو جلا دیا کرتی ہے۔ اس لئے دنیا میں کہیں بھی کوئی ڈیماکریسی نہیں سوائے جماعت احمدیہ کے، جس کو سچی ڈیماکریسی کہتے ہیں۔ وہ جماعت احمدیہ کے سوا دنیا کی کسی جماعت کو نصیب نہیں خواہ وہ سیاسی جماعت ہو خواہ مذہبی جماعت ہو۔ سوال ہی نہیں پیدا ہوتا اس ڈیماکریسی کا جو جماعت احمدیہ کو اللہ نے عطا فرمائی ہے جو بھی عہدے کی خواہش کرے گا وہ اس عہدے کا نااہل۔

اب افغانستان پر نظر ڈال لیں یا پاکستان پر، دیکھیں عہدوں کی خواہشوں نے لوگوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ ساری تباہی پاکستان پر خصوصیت کے ساتھ عہدوں کی خواہش کی وجہ سے ہے اور یہی دوڑ ہے۔ ہر شخص چاہتا ہے کہ مجھے کچھ نصیب ہو اور اس دوڑ نے سارے ملک کو گندہ کر رکھا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے جو انبیاء کا سلسلہ چنا ہے اس میں ہم سب کے لئے ہمیشہ کے لئے سبق ہے۔ انبیاء کو چننے کے طریق نے ہی دنیا کی عظیم الشان راہنمائی فرمائی ہے جو کوئی دنیا کا فلسفی راہنمائی نہیں کر سکتا تھا، نہ کر سکا ہے۔

"آپ کو مبعوث فرما کر باہر نکالا۔ **یہ عادت اللہ ہے کہ جو کچھ بننے کی آرزو کرتے ہیں وہ محروم رہتے ہیں اور جو چھپنا چاہتے ہیں ان کو باہر نکالتا ہے اور سب کچھ بنا دیتا ہے۔** پس یقیناً سمجھو کہ میں بھی تنہائی کی زندگی کو پسند کرتا ہوں"۔ اب جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر سارے بوجھ ڈال دیئے گئے تھے اس وقت بھی آپ کے دل کا عالم یہ تھا کہ سب کے اندر رہتے ہوئے بھی تنہائی کو پسند کر رہے تھے۔ "وہ زمانہ جو مجھ پر گزرا ہے اس کا خیال کر کے مجھے اب بھی لذت آتی ہے"۔ کتنے مزے تھے کہ جب میں اکیلا رہا کرتا تھا کوئی پوچھنے والا نہیں تھا کسی کی ذمہ داری ادا نہیں کرنی تھی۔ اب دیکھو کیسا ہجومِ خلائق ہو گیا ہے مگر اب سوچتا ہوں پرانی باتیں تو بہت مزہ آتا ہے۔ کیسی پیاری زندگی بسر کر رہا تھا۔

"میں طبعاً خلوت پسند تھا مگر خدا تعالیٰ نے مجھے باہر نکالا اور پھر اس حکم کو میں کیونکر رد کر سکتا تھا۔ میں اس نمود و نمائش کا ہمیشہ دشمن رہا لیکن کیا کروں جب اللہ تعالیٰ نے یہی پسند کیا تو میں اس میں راضی ہوں اور اس کے حکم سے منحرف ہونا بھی پسند نہیں کر سکتا۔ اس پر دنیا کے جو جی میں آئے کہے میں اس کی پرواہ نہیں کرتا"۔ پس وہ جو بے نیازی پہلے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمائی ہے توکل کے نتیجے میں عطا ہوتی ہے۔ یہ پھر اسی کا ذکر فرمایا ہے کہ جو چاہے دنیا کہتی پھرے مجھے تو کوئی پرواہ نہیں مگر میرے دل کی وہی حالت ہے جو میں بیان کر رہا ہوں۔

ایک اور عبارت ملفوظات جلد ۴ صفحہ ۷ طبع جدید سے لی گئی ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں، "یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ جو لوگ خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور ہو کر آتے ہیں وہ اس بات کے حریص اور آرزومند نہیں ہوتے کہ لوگ ان کے گرد جمع ہوں اور اس کی تعریفیں کریں"۔ ہر گز ان کو کوئی حرص نہیں ہوتی لوگ جمع ہوں اور تعریفیں ہو رہی ہیں، ایک جمگھٹا بن گیا ہے۔ یہ دیکھو یہ بہت بزرگ آدمی ہے، بہت نیک انسان ہے۔ "وہ دنیا سے الگ رہنے میں راحت سمجھتے ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب مامور ہونے لگے تو انہوں نے بھی عذر کیا"۔ کہ اللہ مجھ پہ قتل بھی ہے، میرا بھائی مجھ سے بولنے میں بہتر ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرما رہے ہیں یہ عذر تھا اصل میں۔ چاہتے نہیں تھے کہ ان پر ذمہ داری ڈالی جائے، ان کو دنیا میں بھیجا جائے تو انہوں نے عذر کیا۔

"اسی طرح آنحضرت ﷺ غار میں رہا کرتے تھے وہ اس کو پسند کرتے تھے مگر اللہ تعالیٰ خود ان کو باہر نکالتا ہے اور مخلوق کے سامنے لاتا ہے۔ ان میں ایک حیا ہوتی ہے"۔ یہ حیا کا مضمون پہلے بھی بیان ہو چکا ہے اسی مضمون کے تعلق میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں، "اور ایک انقطاع ان میں پایا جاتا ہے۔ چونکہ وہ انقطاع تعلقات صافی کو چاہتا ہے اس لئے وہ خدا تعالیٰ کے ساتھ ایک لذت اور سرور پاتے ہیں"۔

حیا کیسی ہوتی ہے۔ حیاء اس بات کی کہ ایسے لوگوں کی جب تعریف کی جائے تو وہ اندر ہی اندر دل میں بے حد شرم محسوس کرتے ہیں خواہ وہ سچی تعریف ہو خواہ جھوٹی۔ جھوٹی تعریف کو تو وہ کراہت سے دیکھتے ہیں۔ ایسی بات جو ان میں موجود نہ ہو وہ صاف کہیں گے غلط کہہ رہا ہے مجھ میں نہیں ہے۔ کیونکہ بعض لوگ قابل تعریف باتوں میں ایسی باتیں بھی بعض دفعہ بیان کرتے ہیں جو انبیاء کے نزدیک قابل تعریف نہیں اور وہ نہیں ہوتیں ان میں۔ لیکن لوگ کہتے ہیں تو کہتے ہیں غلط ہے، بالکل یہ بات نہیں۔ مگر اپنی تعریف سے شرما جاتے ہیں۔ اور یہ وہ مضمون ہے جس کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بیان فرما رہے ہیں کہ مخلوق کے سامنے خدا لاتا ہے حالانکہ وہ مخلوق سے شرما رہے ہوتے ہیں اور یہاں شرمانا بدیوں کی وجہ سے نہیں، نیکیوں کی وجہ سے ہے۔

اب دیکھیں کتنا فرق ہے ان دو شرمانے کے انداز میں۔ ایک شخص کو اگر وہ بدیوں سے پر ہو اور اسے باہر ننگا کیا جائے دیکھیں کتنا شرمائے گا۔ انبیاء کا حال بالکل جداگانہ ہے وہ جب خدا کے حکم پر باہر نکلتے ہیں تو بے حد شرماتے ہیں، کنواری دلہن سے بھی بڑھ کر شرماتے ہیں کہ اب تو میری خوبیاں ظاہر کی جائیں گی مجھے لوگوں کے سامنے ان معنوں میں ننگا کیا جائے گا کہ میرے سارے چھپے ہوئے ہنر اور خوبیاں اور حُسن یہ ان پر ظاہر کر دئے جائیں گے اور ایسا ہی اللہ کرتا ہے۔

"اور ایک انقطاع ان میں پایا جاتا ہے۔ چونکہ وہ انقطاع تعلقاتِ صافی چاہتا ہے اس لئے وہ خدا تعالیٰ کے ساتھ ایک لذت اور سرور پاتے ہیں"۔ تعلقاتِ صافی کیا ہوئے۔ ایسے تعلقات جن پہ دنیا کی نظر ہی نہیں۔ انسان جس سے محبت رکھتا ہے اور حقیقی محبت رکھتا ہے اس سے تعلق اور اس سے تنہائی اور خلوت کے دوران ہر گز پسند نہیں کرتا کہ کوئی اور بھی اسے دیکھ رہا ہو۔ صرف وہ ہو، اس کا محبوب ہو بس یہی اس کی زندگی ہو جاتی ہے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس مضمون کو بیان فرما رہے ہیں۔ تعلقات صافی کو چاہتا ہے جس میں کسی غیر کی آمیزش نہ ہو۔ "وہ انقطاع تعلقاتِ صافی کو چاہتا ہے اس لئے وہ خدا تعالیٰ کے ساتھ ایک لذت اور سرور پاتے ہیں۔ لیکن وہی انقطاع اور صفائیٔ قلب اللہ تعالیٰ کی نظر میں ان کو پسندیدہ بنا دیتی ہے"۔

اب جتنا وہ زیادہ علیحدگی میں محبت کا اظہار کرنا چاہتے ہیں اللہ کو اتنے ہی پیارے لگتے ہیں۔ تو دنیا سے بے نیاز، قطع نظر اس کے کہ کوئی ان کے حسن کو جانتا ہے یا نہیں مجھ پر ہی اپنا حسن کھول رہے ہیں اور میری خاطر فدا ہیں میرے ہی لئے وقف ہیں۔ چنانچہ یہ انقطاع ان کو اور بھی زیادہ اللہ کی نظر میں پسندیدہ بنا دیتا ہے۔ "اور وہ ان کو اصلاح خلق کے لئے برگزیدہ کر لیتا ہے"۔ اس انقطاع کے باعث یہ جانتے ہوئے کہ اپنے نفس کی ان کو ادنیٰ بھی حاجت نہیں ہے کسی نفسانی خواہش کی خاطر یہ کچھ بھی نہیں چاہتے، صرف میرے لئے ہیں جب میرے لئے چاہتے ہیں تو پھر لازماً اللہ جانتا ہے کہ میری مخلوق کا سب سے زیادہ حق یہی ادا کر سکیں گے۔ یہ ہے ان کو نبی بنانے کی مصلحت۔

"وہ ان کو اصلاحِ خلق کے لئے برگزیدہ کرلیتا ہے"۔ برگزیدہ کا ایک عام مفہوم یہ ہے کہ بزرگ انسان، وہ بڑا برگزیدہ آدمی ہے۔ مگر یہاں "اصلاحِ خلق کے لئے برگزیدہ بنے رہتے ہیں ان معنوں میں وہ برگزیدہ ہو جاتے ہیں۔ یعنی اصلاح خلق کے دوران یہ بھی تو ممکن ہے کہ رفتہ رفتہ تعلق اللہ سے ٹوٹ کر یا کچھ مدھم ہو کر بنی نوع انسان کی طرف منتقل ہوتا رہے لیکن اللہ جانتا ہے کہ ان کا تعلق مجھ سے بنی نوع انسان کی تربیت کے دوران کم نہیں ہو گا بڑھتا ہی چلا جائے گا کیونکہ وہ جو تکلیف ہو رہی ہے ان کو وہ اور زیادہ میری طرف کھینچے گی۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے یہ جملے بہت ہی گہرے مضمون کے حامل ہیں۔

"وہ ان کو اصلاح خلق کے لئے برگزیدہ کرلیتا ہے جیسے حاکم چاہتا ہے"۔ یعنی کوئی حاکم دنیا کا "جیسے حاکم چاہتا ہے کہ اسے کارکن آدمی مل جاوے اور جب وہ کسی کارکن کو پالیتا ہے تو خواہ وہ انکار بھی کر دے مگر اسے منتخب کر ہی لیتا ہے"۔ دنیا میں بھی اگر کسی حاکم کو ایسا آدمی مل جائے کہ اس کو عہدے سے کوئی لگن نہ ہو اور عہدے سے بھاگنے کی کوشش کر رہا ہو تو اس کو پکڑے گا کہ تو ہی تو مجھے چاہئے اس لئے اب میں تمہیں جانے نہیں دوں گا، تمہیں مجبور کروں گا کہ تم یہ عہدہ سنبھالو۔ "اسی طرح **اللہ تعالیٰ جن لوگوں کو مامور کرتا ہے وہ ان کے تعلقاتِ صافیہ اور صدق و صفا کی وجہ سے انہیں اس قابل پاتا ہے کہ انہیں اپنی رسالت کا منصب سپرد کرے۔** یہ بالکل سچی بات ہے کہ انبیاء علیہم السلام پر ایک قسم کا جبر کیا جاتا ہے"۔

اب اللہ جبر بھی کرتا ہے تو اپنے پیارے بندوں پر، مگر **ایک قسم کا جبر** جو ہے اس نے اس مضمون کو نرم کر دیا ہے۔ "انبیاء علیہم السلام پر ایک قسم کا جبر کیا جاتا ہے۔ وہ کوٹھڑیوں میں بیٹھ کر عبادت کرتے ہیں اور اسی میں لذت پاتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ کسی کو ان کے حال پر اطلاع نہ ہو مگر اللہ تعالیٰ جبراً ان کو کوٹھڑی سے باہر نکالتا ہے پھر ان میں ایک جذب رکھتا ہے اور ہزار ہا مخلوق طبعاً ان کی طرف چلی آتی ہے"۔ یہی واقعات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں ہمیں ملتے ہیں۔ آپ کے صحابہ کی روایات میں ملتے ہیں۔

ایک موقع پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ریتی چھلہ میں جا رہے تھے جو قادیان میں ایک کھلی ریت کی جگہ تھی۔ ایک صحابی بیان کرتے ہیں کہ آپؑ کے ساتھ اس وقت عشاق کا ایک جمگھٹا تھا آگے پیچھے دوڑے پھرتے تھے اور ایک عجیب منظر تھا ان کے عشق کا، ان کی فدائیت کا، تو ایک سکھ نکل آیا وہاں سے اس نے کہا "غلام احمد تو لوہی اے نا جنہوں تیرا پیو میرے نال چھوٹے ہوندے کھلن واسطے ڈاہ دیا کرداسی"۔ یعنی بلے بلے کیا زمانہ آگیا ہے۔ ایک وہ زمانہ تھا کہ تمہارا باپ مجھے تجھ سے کشتی کروایا کرتا تھا اور یہ اس نے نہیں بتایا کہ کون گرایا کرتا تھا۔ اس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ مسیح موعود علیہ السلام ہی گراتے ہونگے۔ ورنہ وہ کہتا "میں تینوں ڈھالیا کرداسی"۔ بالکل نہیں کہا "تے ہُن دیکھو جی اے لوگ سارے تیرے نال ٹھٹے پھر دے نے"۔ ان کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کوئی بھی پرواہ نہیں تھی کون ٹھٹے پھر دا اے، کیوں ٹھٹے پھر دا اے۔ آپ کو تو تنہائی چاہئے تھی مگر یہی واقعہ ہر نبی کی زندگی میں اللہ تعالیٰ دوہراتا رہتا ہے۔

"اگر خدا تعالیٰ مجھے یہ اختیار دے"۔ یہ اقتباس ملفوظات جلد نمبر ۱ صفحہ ۳۱۱ طبع جدید سے لیا گیا ہے۔ "اگر خدا تعالیٰ مجھے اختیار دے کہ خلوت اور جلوت میں سے تو کسی کو پسند کرتا ہے تو اس پاک ذات کی قسم ہے کہ میں خلوت کو اختیار کروں گا"۔ اس سارے کاروبار کے باوجود جہاں تک میرے دل کی تمنا ہے میں خلوت ہی کو اختیار کروں۔ "مجھے تو کشاں کشاں میدانِ عالم میں اُسی نے نکالا ہے"۔ کشاں کشاں جیسے کھینچ کھینچ کے نکالا جاتا ہے۔ "جو لذت مجھے خلوت میں آتی ہے اس سے بجز خدا تعالیٰ کے کون واقف ہے۔ میں قریب پچیس سال تک خلوت میں بیٹھا رہا ہوں اور کبھی ایک لحظہ کے لئے بھی نہیں چاہا کہ دربار شہرت میں کرسی پر بیٹھوں۔ مجھے طبعاً اس سے کراہت ہے کہ لوگوں میں مل کر بیٹھوں مگر امرِ آمر سے مجبور ہوں"۔

اب آپ کو جتنی بھی روایتیں ملتی ہیں کہ کس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام مل کر بیٹھا کرتے تھے یہاں تک کہ کھانا بھی باہر کھاتے رہے اس سے اندازہ کریں کہ کتنی مشکل تھی یہ بات لیکن رضائے باری تعالیٰ، اللہ کا حکم ہے اس وقت بھی آپ کی ایک تکلیف کی حالت ہوتی تھی اور ہنسی خوشی برداشت کرتے تھے، یہاں تک کہ روایت کرنے والے کہتے ہیں کہ جب مل کے بیٹھتے تھے تو ہمیشہ ہنستے کھیلتے خوشیوں کے ساتھ، مجال ہے جو کسی کو ذرا بھی احساس ہو کہ اندر سے یہ شخص کتنی کوفت قبول کر رہا ہے اپنے لئے۔ کتنی مشکل میں سے گزر کر یہ ہمارے دل رکھ رہا ہے مگر رضائے باری تعالیٰ، اللہ نے حکم دیا تھا آپ نے کہا ٹھیک ہے میں حاضر ہوں۔ "مجھے طبعاً اس سے کراہت ہے کہ لوگوں میں مل کر بیٹھوں مگر امرِ آمر سے مجبور ہوں"۔ فرمایا "میں باہر بیٹھتا ہوں یا سیر کرنے جاتا ہوں اور لوگوں سے بات چیت کرتا ہوں یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے امر کی تعمیل کی بنا پر ہے"۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو اپنے نشانات براہین احمدیہ میں لکھے تھے ان میں سے سوواں نشان جو براہین احمدیہ کی ایک پیش گوئی ہے اس کے صفحہ ۲۴۱ میں درج ہے اس کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خود فرمارہے ہیں کہ تمہیں میرے ماضی کے حالات کا پتہ نہیں کیا حالات تھے اور انہی دنوں میں اللہ تعالیٰ نے فیصلہ فرمالیا تھا کہ تمہیں میں ضرور باہر نکالوں گا لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس وقت اس کا مضمون سمجھ نہیں آرہا تھا تنہا پسند، علیحدگی میں بیٹھے ہوئے اور یہ سوچ بھی نہیں سکتے تھے وہم و گمان بھی نہیں آسکتا تھا کہ دنیا میں اللہ تعالیٰ اتنی شہرت دے گا مگر خدا تعالیٰ کی شان دیکھیں کہ اس شہرت کے لئے پہلے سے ہی تیاری کی ہوئی تھی۔ ساری تنبیہات موجود تھیں جب وہ وقت آنا تھا اس وقت یاد آتا کہ اللہ تو پچیس سال پہلے مجھے یہ سب کچھ بتا چکا تھا۔

اس مضمون کو آپ یوں بیان فرمارہے ہیں۔ "براہین احمدیہ کی وہ پیشگوئی ہے جو اس کے صفحہ ۲۴۱ پر درج ہے اور پیشگوئی کی عبارت یہ ہے لَا تَيْئَسْ مِنْ رَوْحِ اللّٰهِ اَلَآ اِنَّ رَوْحَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ. اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ. يَاْتِيْكَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ. يَاْتُوْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ. يَنْصُرُكَ اللّٰهُ مِنْ عِنْدِهٖ. يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُوْحِيْ اِلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ. وَلَا تُصَعِّرْ لِخَلْقِ اللّٰهِ وَلَا تَسْئَمْ مِنَ النَّاسِ۔ دیکھو صفحہ ۲۴۱ براہین احمدیہ مطبوعہ ۱۸۸۱ء"۔ ۱۸۸۲ء میں پہلا ماموریت کا الہام ہوا ہے آپ کو اور مسیح اور مہدی کے منصب پر فائز ہونا بہت بعد کا واقعہ ہے۔ ۱۸۸۹ء میں آپ کو اللہ تعالیٰ نے بطور مہدی بیعت لینے کی اجازت فرمائی ہے تو یہ اس سے بہت پہلے کے واقعات ہیں۔ براہین احمدیہ جو چھپی تھی اس میں گویا ان سب باتوں کی پہلے سے پیش گوئی موجود تھی۔ فرماتے ہیں "براہین احمدیہ مطبوعہ ۸۲-۱۸۸۱ء، مطبع سفیر ہند پریس امرتسر"۔

ترجمہ: یہ ترجمہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اپنا ہے۔ "خدا کے فضل سے نومید مت ہو اور یہ بات سن رکھ کہ خدا کا فضل قریب ہے۔ خبردار ہو"۔ خبردار ہو کا مطلب ہے کہ اس بات پر گواہ بن جاؤ اس کو اچھی طرح پلے باندھ رکھو۔ اس کے لئے لفظ خبردار استعمال ہو سکتا ہے۔ خبردار بعض دفعہ خطرناک چیزوں سے بچنے کے لئے استعمال ہو سکتا ہے اور بعض دفعہ اچھی چیزوں کو توجہ سے، غور سے دیکھنے کے لئے بھی استعمال ہو سکتا ہے تو یہاں اس کا یہ موقع ہے۔ فرمایا "خبردار ہو کہ خدا کی مدد قریب ہے۔ وہ مدد ہر ایک راہ سے تجھے پہنچے گی اور ہر ایک راہ سے لوگ تیرے پاس آئیں گے اور اس کثرت سے آئیں گے کہ وہ راہیں جن پر وہ چلیں گے عمیق ہو جائیں گی۔ ان پر گڑھے پڑ جائیں گے۔ "خدا اپنے پاس سے تیری مدد کرے گا۔ تیری مدد وہ لوگ کریں گے جن کے دلوں میں ہم آپ القاء کریں گے مگر چاہئے کہ تو خدا کے بندوں سے جو تیرے پاس آئیں گے بد خلقی نہ کرے اور چاہئے کہ تو ان کی کثرت دیکھ کر ملاقاتوں سے تھک نہ جائے۔ اس پیشگوئی کو آج پچیس برس گزر گئے جب یہ براہین احمدیہ میں شائع ہوئی تھی"۔

مجھے یہ پڑھتے ہوئے ہمیشہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق اللہ تعالیٰ کی تنبیہ کہ 'تھک نہ جائے' یہ ملاقاتوں کے دوران یاد آتی ہے خصوصاً جلسے کے بعد جو ملاقاتیں ہوتی ہیں۔ اس میں لازم ہے کہ ہر ملاقاتی سے بشاشت سے ملا جائے اور ان کی توقعات کو بھی پورا کیا جائے اور جتنا ملاقاتیں تھکاتی ہیں اتنا سارا جلسہ نہیں تھکاتا۔ کوئی تصنیف کا کام نہیں تھکاتا۔ میں اپنے بچوں کو بعد میں کہا کرتا ہوں کہ اب میں آرام سے بیٹھا ہوں اب مجھے کھانا دو، مجھے پتہ لگے کہ سکون کیا ہوتا ہے اور جن سے مل رہا ہوتا ہوں ان کی جدائی کا غم بھی ہو رہا ہوتا ہے، یہ بھی افسوس ہو رہا ہوتا ہے کہ جلدی ملاقات ختم کر رہا ہوں، یہ بھی کہیں بد خلقی ہی نہ ہو۔ ان کو تسلی دیتا ہوں، ان کو بتاتا ہوں کہ بہت مجبوریاں ہیں، وقت تھوڑا ہے اس لئے آپ کو رخصت کرنا بھی میری ایک مجبوری ہے۔ اور یہ بھی سچ ہے۔ ایک عجیب سلسلہ ہے اللہ تعالیٰ کا کہ اس کی خاطر جو آپ کام کرتے ہیں ان میں بعینہ وہی مضمون جو پیاروں سے ملنے کا ہے آپ کے دل پر جاری بھی ہو جاتا ہے۔ ان سے ملنے کی محبت، اس کی خوشی، ان کی جدائی کا غم لیکن وہ بوجھ جو دل پر ساتھ ساتھ پڑ رہا ہوتا ہے یہ اللہ تعالیٰ نے پہلے سے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس کی خبر دے دی تھی اور بعینہ یہی حال حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تھا۔ بے انتہا بوجھ اٹھائے ہیں، اتنا کہ ہم آج ان کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ کھانا ان کے لئے خود لے کے آنا، آنے والے سے پوچھنا، اس کو عزت سے بٹھانا اور پھر بہت لمبا عرصہ تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام گھر سے کھانا لا کر ان کو پیش کرتے رہے۔ اب یہ بتائیں کہ ایک نبی سے کم کس کا حوصلہ ہو سکتا ہے۔ جو للہ انقطاع اختیار کر چکا ہو صرف اس کو یہ توفیق مل سکتی ہے۔

اب جو لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے نشان ڈھونڈتے پھرتے ہیں یہ گدھے مولوی، ان کو کیا پتہ کہ انقطاع ہوتا کیا ہے۔ ان کو کیا پتہ کہ رضائے باری تعالیٰ کے نتیجے میں کیسے کیسے متضاد حالات سے انسان کو گزرنا پڑتا ہے اور دونوں متضاد حالات بیک وقت سچے بھی ہوتے ہیں۔ یہ کیفیتیں انبیاء کی کیفیات ہیں اور دنیا کے جہلاء ان کا تصور بھی نہیں کر سکتے مگر ذرا بھی آنکھیں کھول کر دیکھیں تو ان کو یقین ہو جائے کہ یہ شخص جس کے یہ حالات ہیں یہ لازماً اللہ کا برگزیدہ نبی ہے اس کے سوا ہو ہی نہیں سکتا۔

"غرض کچھ بھی تو نہیں تھا اور میں صرف ایک احدٌ مِنَ النَّاس تھا اور محض گمنام تھا"۔ اتنا اقتباس پڑھ کر میں اس مضمون کو ختم کرتا ہوں۔

(خطبہ ثانیہ کے بعد حضور نے فرمایا) میں نے ایک گزشتہ خطبے میں اعلان کیا تھا کہ جب مغرب کی نماز کا وقت ساڑھے چار ہو جائے گا اس وقت جمعہ کے اختتام کے وقت عصر کا وقت شروع ہو چکا ہو گا۔ اس لئے جب تک ساڑھے چار سے واپس وقت اوپر نہیں جاتا اس وقت تک آئندہ عام نمازیں نہیں مگر جمعہ کی نماز کے بعد عصر کی نماز ساتھ پڑھی جایا کرے گی۔ آج بھی ایسا ہی ہو گا لیکن یاد رکھیں کہ جمعہ کی دو سنتیں فرض ہیں، کم از کم دو سنتیں۔ اس لئے امید ہے کہ آپ ویسے ہی سنتیں پڑھ چکے ہونگے مگر اگر کسی نے نہ پڑھی ہوں تو وہ تکبیر کے دوران ہی جلدی جلدی سنتیں ادا کرلے تاکہ جو پہلی دو سنتوں کا فریضہ ہے وہ پورا ہو جائے۔ ورنہ عصر جمع ہو جائے تو پھر مغرب تک سنتیں ادا کرنے کا وقت ہی کوئی نہیں رہتا کیونکہ عصر کی نماز کے بعد مغرب تک پھر کوئی نماز بھی نہیں ہونی چاہئے۔

☪☪☪☪☪☪☪☪☪☪

اللہ تعالیٰ کی عبادت حصولِ تقویٰ کے لئے کی جاتی ہے

(سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

مکرم نصیر احمد صاحب قمر نے پڑھ کر سنایا اور پھر مکرم صفدر حسین عباسی صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام سے بعض منتخب اشعار پڑھ کر سنائے۔ اس کے بعد لندن کے وقت کے مطابق دس بجکر اٹھارہ منٹ پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطاب کا آغاز ہوا۔ ذیل میں حضور انور ایدہ اللہ کے اس خطاب کا خلاصہ افادۂ احباب کے لئے پیش ہے:

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے سورۃ التوبہ کی حسب ذیل آیت کی تلاوت کی:

﴿وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنْفِرُوا كَافَّةً ۚ فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ﴾ (سورۃ التوبہ: ۱۲۲)

اس آیت کریمہ کا تشریحی ترجمہ پیش کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ دنیا میں جتنی قومیں بھی اسلام قبول کرتی ہیں آج بھی ان کیلئے یہی پیغام ہے کہ ان کے کچھ نمائندے دین کے مرکز میں ضرور آئیں تاکہ وہ دین کو سمجھ لیں اور پھر وہ واپس اپنی اپنی قوموں کی طرف لوٹیں تاکہ وہ غیر اسلامی چیزوں سے، شیطانی تحریکات سے اور وہ سارے امور جو خدا سے دور لے جاتے ہیں ان کے متعلق وہ خوف کریں اور بچ کر رہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ سب سے پہلے میں اس ۱۰۷ ویں جلسہ کے موقعہ پر آپ سب کی طرف سے جو یہاں حاضر ہیں اور تمام دنیا کے احمدیوں کی طرف سے جو ایم ٹی اے کے ذریعہ اس جلسہ میں شامل ہیں اہل قادیان کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہتا ہوں اور مبارکباد کا تحفہ پیش کرتا ہوں۔ حضور نے فرمایا کہ اب تک ہندوستان کے دور دراز کے صوبوں کے علاوہ ۲۲ ممالک کے نمائندگان وہاں پہنچ چکے ہیں۔ اب تک ۱۲۵۰۰ افراد کی رجسٹریشن ہو چکی ہے (جس میں سات سال سے کم عمر کے بچے شامل نہیں)۔ رجسٹریشن ابھی جاری ہے۔ گزشتہ سال رجسٹریشن کے مطابق کل تعداد ۶۵۵۱ تھی۔ گویا آج کے افتتاحی اجلاس میں یہ تعداد تقریباً دگنی ہو چکی ہے۔

حضور نے بتلایا کہ وہاں عربی، انگریزی، ملیالم، تامل، بنگلہ اور تلگو چھ زبانوں میں تقاریر کے رواں ترجمہ کا انتظام ہے۔ ۱۸ اخبارات میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے کرام کی تصاویر کے ساتھ آرٹیکل شائع ہو چکے ہیں۔ TV، ریڈیو نیٹ ورک کے علاوہ ۲۸ اخباری نمائندے جلسہ کے پروگرام کی کوریج کے لئے آئے ہوئے ہیں۔

صبح کے اجلاس میں چوہدری بنسی لال (Bansi Lal) صاحب چیف منسٹر ہریانہ نے جلسہ کی کامیابی اور مبارکباد کا پیغام ارسال کیا تھا اور اس وقت جناب بلبیر سنگھ باٹ صاحب ایم ایل اے سٹیج پر پہلی لائن میں ساتویں کرسی پر تشریف رکھتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ یہ اطلاع مجھے ٹیلیفون پر ملی ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس جلسہ کی غرض ہمیشہ سے وہی رہی ہے جو اسلام کی بنیادی اغراض ہیں حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی تصنیف "آسمانی فیصلہ" میں جلسہ کی اغراض کا جو ذکر فرمایا تھا ان کا خلاصہ حضور انور نے اپنے الفاظ میں پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ اس جلسہ میں شمولیت کے نتیجہ میں اللہ کے گیان اور اس کی محبت اور پیار کی باتیں لوگ سنیں گے۔ جلسہ میں شامل اور سب دنیا میں ٹی وی دیکھنے والے اپنے ان نئے آنے والے بھائیوں کے لئے دعائیں کریں گے۔ نئے احمدی ہر سال پرانے احمدیوں سے ملتے ہیں۔ اس کے نتیجہ میں نئے اور پرانے احمدیوں کے درمیان محبت و پیار کا رشتہ استوار ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے کہ فوت ہونے والوں کو دعا میں یاد رکھو۔ گزشتہ جلسہ کے موقع پر جو حاضر تھے یا اس وقت زندہ موجود تھے اب فوت ہو چکے ہیں۔ انکو بھی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ نئے آنے والوں کے جو رشتہ دار نئی زندگی سے محروم ہیں اور ان کے دوست محروم ہیں ان کی روحانی زندگی کے لئے بھی دعا کریں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اس جلسہ میں تمام بھائیوں کو روحانی طور پر ایک کرنے کے لئے اور ان کی خشکی اور اجنبیت اور نفاق کو درمیان سے اٹھا دینے کے لئے بدرگاہ حضرت عزت جلشانہ کوشش کی جائے گی"۔ (آسمانی فیصلہ، روحانی خزائنجلد ۴ صفحہ ۳۵۱، ۳۵۲)

حضور انور نے فرمایا کہ اس جلسہ میں سب شرکاء کو کوشش کرنی چاہئے کہ ہر قسم کی غیریت کا پردہ اٹھ جائے۔ حضور ایدہ اللہ نے حضور علیہ السلام کی حسب ذیل تحریر بھی پیش فرمائی اور ساتھ ساتھ اس کے بعض اہم نکات کی ضروری وضاحت کرتے ہوئے اہم نصائح فرمائیں۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ:

"اس جلسہ سے مدعا اور اصل مطلب یہ تھا کہ ہماری جماعت کے لوگ کسی طرح بار بار کی ملاقاتوں سے ایک ایسی تبدیلی اپنے اندر حاصل کر لیں کہ ان کے دل آخرت کی طرف بکلی جھک جائیں اور ان کے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور وہ زہد اور تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیزگاری اور نرم دلی اور باہم محبت اور مواخات میں دوسروں کے لئے ایک نمونہ بن جائیں اور انکسار اور تواضع اور راستبازی ان میں پیدا ہو اور دینی مہمات کے لئے سرگرمی اختیار کریں"۔ (شہادۃ القرآن روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۳۹۴)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ نو مبایعین جو اس جلسہ میں شامل ہو رہے ہیں ان کو روکنے کی بہت کوشش کی جا رہی ہے۔ اس حد تک کہ جہاں تک ممکن ہوا پولیس کو اطلاع کی گئی کہ یہ خطرناک قافلہ ہے۔ انہیں دھمکایا گیا کہ جاؤ گے تو واپسی پر بہت برا سلوک کریں گے۔ ان سب روکوں کو عبور کر کے یہ لوگ آئے ہیں۔ اس کے علاوہ موسم کی خرابی، سفر کی صعوبتیں اور بعض لوگ تین تین دن اور راتیں سفر کر کے پہنچے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے بتلایا کہ اب تک کی اطلاع کے مطابق ہندوستان کے قریباً تمام صوبوں سے آٹھ ہزار کے قریب نو مبایعین پہنچ چکے ہیں۔ قرب وجوار سے ابھی آمد جاری ہے۔ حضور نے امید ظاہر فرمائی کہ اس جلسہ کے اختتام تک یہ تعداد دس ہزار تک ہو جائے گی۔ گزشتہ سال جلسہ میں شامل ہونے والے نو مبایعین کی تعداد صرف ۶۰۰ تھی۔

مخالفین کی ناکامی و نامرادی کا حال

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ روکنے والوں کا حال ہمیشہ سے یہی رہا ہے۔ ہمیشہ روکنے کی کوشش کرتے رہے اور ہمیشہ ناکام و نامراد رہے۔ جو کچھ آج ان نو مبایعین کے ساتھ ہو رہا ہے وہ اس سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں بھی شامل ہونے والوں سے ہو چکا ہے اور اسی طرح علماء ان کو روکنے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ ان کا سرخیل مولوی محمد حسین بٹالوی تھا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے حسب ذیل اقتباس کو پیش کیا۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:

"اس بات کو سمجھنے کے لئے کہ انسان اپنے منصوبوں سے خدا تعالیٰ کے کاموں کو روک نہیں سکتا۔ یہ نظیر نہایت تشفی بخش ہے کہ سال گزشتہ میں جب ابھی فتویٰ تکفیر میاں بٹالوی صاحب کا تیار نہیں ہوا تھا اور نہ انہوں نے کچھ بڑی جدوجہد اور جان کنی کے ساتھ اس عاجز کے کافر ٹھہرانے کے لئے توجہ فرمائی تھی۔ صرف ۷۵ احباب اور مخلصین تاریخ جلسہ پر قادیان تشریف لائے تھے۔ مگر اب جبکہ فتویٰ تیار ہو گیا اور بٹالوی صاحب نے ناخنوں تک زور لگا کر اور آپ بصد مشقت ہر یک جگہ پہنچ کر اور سفر کی ہر روزہ مصیبتوں سے کوفتہ ہو کر اپنے ہم خیال علماء سے اس فتویٰ پر مہریں ثبت کرائیں اور وہ اور ان کے ہم مشرب علماء بڑے ناز اور خوشی سے اس بات کے مدعی ہوئے کہ گویا اب انہوں نے اس الٰہی سلسلہ کی ترقی میں بڑی بڑی روکیں ڈال دی ہیں تو اس سالانہ جلسہ میں بجائے ۷۵ کے تین سو ستائیس (۳۲۷) احباب شامل جلسہ ہوئے اور ایسے صاحب بھی تشریف لائے جنہوں نے توبہ کر کے بیعت کی"۔

(آئینہ کمالات اسلام۔ ضمیمہ روحانی خزائن جلد ۵، صفحہ ۱۷، ۱۸)

حضور نے فرمایا کہ میاں بٹالوی کی آنے والوں کو روکتے روکتے جوتیاں گھس گئیں اور آنے والوں کی آتے آتے جوتیاں گھس گئیں۔ اس سلسلہ میں حضور نے میاں پیرے کا واقعہ بیان فرمایا جنہوں نے مولوی محمد حسین بٹالوی کو اسی رنگ میں جواب دیا تھا۔ حضور نے فرمایا یہ اللہ کا سلوک تھا جیسا اس وقت ہوا ویسا اب بھی ہو رہا ہے۔

جماعت احمدیہ ہندوستان کی غیر معمولی ترقی

حضور نے جماعت احمدیہ ہندوستان کی غیر معمولی ترقی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ امسال تبلیغی سال کے پہلے چار ماہ میں (اگست تا نومبر ۱۹۹۸ء) ہندوستان کی بیعتوں کی تعداد ۲ لاکھ ۵۳ ہزار ۲۸۳ ہو چکی تھی جو کہ گزشتہ سال کے مقابل پر دگنی سے زیادہ ہے۔ گزشتہ سال پہلے چار ماہ میں ایک لاکھ ۱۵ ہزار ۹۹۶ افراد نے بیعت کی تھی۔ اور ابھی یہ بہت تیزی سے چھلانگیں لگاتے ہوئے آگے بڑھ رہے ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ گزشتہ چند سالوں میں جب سے عالمی بیعت کی تحریک شروع ہوئی ہے خدا کے فضل سے ساڑھے تیرہ لاکھ نئے احمدی ہو چکے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ جہاں تک مجھے یاد ہے برصغیر کی تقسیم کے وقت ہندوستان کے احمدیوں کی تعداد ساڑھے تیرہ لاکھ سے کم تھی۔ حضور نے فرمایا کہ اس سال کے آخر تک اس میں اور بھی اضافہ ہونا ہے۔ امید ہے کہ ایک دو سال میں ہندوستان کے احمدیوں کی تعداد پاکستان کے احمدیوں کی کل تعداد سے بھی بڑھ جائے گی سوائے اس کے کہ پاکستان کے احمدی کوشش کرکے ہندوستان سے مقابلہ شروع کر دیں۔ اگرچہ ہندوستان ایک لحاظ سے ساری دنیا کی احمدی جماعتوں کی ماں ہے کیونکہ یہیں سے اللہ تعالیٰ نے یہ سلسلہ شروع کیا تھا اور برصغیر سارا ہندوستان ہی کہلاتا تھا لیکن اب جبکہ درمیان میں تقسیم کی دیوار حائل ہو چکی ہے اس دور ان اس نیک مقابلہ کرنے میں نہ صرف حرج نہیں بلکہ اسلام کا مدعا یہ ہے کہ ہر مومن نیکی کے کاموں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرے۔ تو میں امید رکھتا ہوں کہ پاکستان والے ہندوستان کو اس نیکی میں ہرانے کی کوشش کریں گے اور ہندوستان والے ہارنے سے انکار کر دیں گے۔

نو مبایعین کو نصائح

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ نو مبایعین کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بہت سی نصائح فرمائی ہیں۔ اس سلسلہ میں حضور نے ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۳۷۹، ۳۸۰ کی ذیل کی عبارت پیش کی:

"مرزا اعظم بیگ کے پوتے مرزا احسن بیگ نے بیعت کی درخواست کی۔ اس پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

"بیعت اگلے جمعہ کو کر لینا۔ مگر یہ یاد رکھو کہ بیعت کے بعد تبدیلی ضروری ہوتی ہے۔ اگر بیعت کے بعد اپنی حالت میں تبدیلی نہ کی جاوے تو پھر یہ استخفاف ہے۔ بیعت بازیچہ اطفال نہیں ہے۔ درحقیقت وہی بیعت کرتا ہے جس کی پہلی زندگی پر موت وارد ہو جاتی ہے اور ایک نئی زندگی شروع ہو جاتی ہے۔ ہر ایک امر میں تبدیلی کرنی پڑتی ہے۔ پہلے تعلقات معدوم ہو کر نئے تعلقات پیدا ہوتے ہیں۔ جب صحابہ مسلمان ہوتے تو بعض کو ایسے امور پیش آتے تھے۔ آخر حضرت عمرؓ مسلمان ہوئے اور پھر وہ دوستیاں وہ تعلقات جو ابوجہل اور دوسرے مخالفوں سے تھے یکلخت ٹوٹ گئے اور ان کی جگہ ایک نئی اخوت قائم ہوئی۔ حضرت ابوبکرؓ اور دوسرے صحابہ ملے اور پھر ان پہلے تعلقات کی طرف کبھی خیال تک نہ آیا"۔

حضور نے فرمایا کہ یہ بہت ہی اہم بنیادی بات ہے۔ نئے تعلقات نیک اور صدیق لوگوں سے بنتے ہیں۔ تو جب اچھی چیز حاصل ہو جائے تو انسان کسی بری چیز کا وہم بھی نہیں کر سکتا۔ پس نئے آنے والوں کو یہ سوچنا چاہئے کہ اگرچہ ان کی برادریوں نے ان کو کاٹ دیا، ان کو پرے پھینک دیا۔ ان کے رشتہ دار اور دوست بٹ گئے۔ مگر ان کی حیثیت کیا تھی۔ اب احمدیت میں داخل ہونے کے بعد ان کو خدا والے لوگ ملے ہیں اور اس کے نتیجہ میں ان کے تعلقات کی یہ برادری ہے جو اللہ کے نزدیک برادری کہلانے کی مستحق ہے۔

پھر حضور نے ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۷۰ کی حسب ذیل تحریر نومبایعین کے لئے پیش کی:

"آج تم لوگوں نے توبہ کی ہے۔ اگر سچے دل سے کی ہے تو پہلے سارے گناہ معاف ہو گئے۔ اب اس وقت سے پھر نیا حساب کتاب شروع ہو گا۔ فرشتوں کو حکم ہوا ہے کہ تمہارے گزشتہ اعمال نامے سب چاک کر دیں اور تم نے اب ایک نیا جنم لیا ہے"۔ (ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۷۰)

حضور نے فرمایا کہ اس میں ایک طرف خوشخبری ہے اور ایک طرف انذار ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے اس ضمن میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی حسب ذیل نصیحت بھی پیش فرمائی۔ آپ نے فرمایا ہے:

"تم دیکھتے ہو کہ میں بیعت میں یہ اقرار لیتا ہوں کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ یہ اس لئے تا کہ میں دیکھوں کہ بیعت کنندہ اس پر کیا عمل کرتا ہے۔ ذرہ سی نئی زمین کسی کو مل جاوے تو وہ گھر بار چھوڑ کر وہاں جا بیٹھتا ہے اور ضروری ہوتا ہے کہ وہ وہاں رہے تا کہ وہ زمین آباد ہو۔ محمد حسین جیسے کو بھی بار میں جا کر ٹھیرنے کی ضرورت آپڑی۔ پھر ہم جو ایک نئی زمین اور ایسی زمین دیتے ہیں جس میں اگر صفائی اور محنت سے کاشت کی جاوے تو ابدی پھل لگ سکتے ہیں، کیوں یہاں آکر لوگ گھر نہیں بناتے اور اگر اس بے احتیاطی کے ساتھ اس زمین کو کوئی لیتا ہے کہ بیعت کے بعد یہاں آنا اور چند روز ٹھہرنا بھی دوبھر اور مشکل معلوم دیتا ہے تو پھر اس کی فصل کے پکنے اور بار آور ہونے کی کیا امید ہو سکتی ہے۔ خدا تعالیٰ نے قلب کا نام بھی زمین رکھا ہے۔ اِعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰہَ یُحْیِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِہَا"۔ (ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۷۰،۷۱)

جماعت احمدیہ کی شدید مخالفت اور مولویوں کی ناکامی و نامرادی

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ مولوی جو احمدیوں کی مخالفت کرتے ہیں جیسا کہ میں نے مولوی محمد حسین بٹالوی کی مخالفت کا ذکر کیا تھا۔ یہ مخالفت نئے احمدی ہونے والوں کے حصہ میں بھی آتی ہے اور یہ مخالفت ان کے لئے مفید ہے۔ مگر ہندوستان میں جو جماعت احمدیہ کی شدید مخالفت ناکام و نامراد ہو رہی ہے اس میں آپ سب کی عالمی دعاؤں کا بھی حصہ ہے۔ ہم کچھ عرصہ سے اللہ کے حضور دعا کر رہے ہیں کہ "اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ ...."۔ تو اللہ تعالیٰ دشمنوں کو پھاڑ کر بھی جماعت احمدیہ کے لئے امن کے سامان پیدا کر رہا ہے مگر دشمن تو ہر جگہ پھٹ رہے ہیں۔ یعنی پاکستان میں بھی پھٹ رہے ہیں مگر اس کے نتیجہ میں وہ خود بدنصیب سے بدنصیب تر ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ ہندوستان میں جو دشمنوں کی پھوٹ ہے اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ جماعت کے لئے نئے رستے کھول رہا ہے۔ جس طرح فرعون کے عصا سے سمندر کا کنارہ دو نیم ہو گیا تھا اور دو لہریں ادھر ادھر پھٹ گئی تھیں اور پہاڑوں کی طرح بلند نظر آ رہی تھیں اور بیچ میں سے اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ کے قافلے کو گزار دیا تھا۔ اب اس قسم کا ایک نقشہ ہندوستان میں ابھر رہا ہے۔ اور ہندوستان کی مسلمان مذہبی جماعتیں آپس میں پھٹ کر اس طرح الگ ہو رہی ہیں کہ بیچ میں سے اللہ تعالیٰ نے احمدیوں کے گزرنے کے لئے سامان پیدا کر دئے ہیں۔

اس سلسلہ میں حضور نے بیان فرمایا کہ مصیبت یہ ہے کہ دیوبندی مولوی مخالفت میں اس حد تک گر جاتے ہیں کہ غیر مسلموں کو بھی ہمارے خلاف بدظن کر دیتے ہیں۔ چنانچہ آگرہ شہر میں ہمارا ایک تبلیغی مرکز زیر تعمیر ہے۔ مخالف مولویوں نے اس محلہ کے ہندوؤں کو بھڑکایا کہ تمہارے محلہ میں یہ مسجد بنا رہے ہیں اور تم خاموش بیٹھے ہو۔ حضور نے فرمایا کہ احمدیت دشمنی میں اسلام دشمنی سے ایک ذرہ بھی ان کو حیا نہیں آتی۔ حضور نے فرمایا جہاں گرجے بنتے ہیں، جہاں بتوں کی پرستش کی جاتی ہے اس سے ان کو کوئی بھی تکلیف نہیں پہنچتی تھی کیونکہ ان کے دلوں کی سرزمین خدا کی سرزمین نہیں ہے۔ ہندوؤں کو بھڑکایا کہ تمہارے علاقہ میں یہ مسجد بنا رہے ہیں۔ نتیجۃً چند غیر مسلم نوجوان بھڑک اٹھے اور علاقہ کے بڑے بڑے لوگوں کو لے کر بیس پچیس کی تعداد میں تعمیر کی جگہ پہنچ گئے اور تعمیر روکنے کی دھمکی دے گئے۔ اگلے دن امیر صاحب یوپی وہاں پہنچے اور ان غیر مسلموں سے بات کر کے جماعت احمدیہ کا تعارف کرایا۔ اور مولویوں کی شرارت سے آگاہ کیا تو وہ اصل حقیقت سمجھ گئے اور اپنے علاقے کے لوگوں کو وارننگ دی کہ خبردار جو آئندہ کسی نے ان کی تعمیر میں روک ڈالنے کی کوشش کی۔ حضور نے فرمایا کہ دیکھیں دو دیواریں اس طرح بھی بن رہی ہیں۔

مکرم امیر صاحب بنگال لکھتے ہیں کہ جنوبی بنگال کے ایک علاقہ Valkandi میں اسلام احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا۔ بفضلہ تعالیٰ یہاں کے لوگ احمدیت میں داخل ہو گئے۔ جب اس علاقہ کے مولویوں کو علم ہوا تو وہ اپنے شاگردوں اور غنڈوں کو ساتھ لے کر ہماری تلاش میں نکلے اور بالآخر مذکورہ گاؤں پہنچ گئے اور گالی گلوچ شروع کر دی اور نومبایعین کو احمدیت سے منحرف ہونے پر دباؤ ڈالنے لگے۔ ہمارے ایک داعی الی اللہ جو مولویوں کے ٹولہ کے سرغنہ کی غیر اسلامی اور غیر شرعی حرکتوں سے واقف تھے انہوں نے اس مولوی سے کہا کہ اپنی بکواس بند کرو گے یا تمہاری کرتوتوں کو لوگوں کے سامنے بیان کرنا شروع کروں۔ اس پر وہ مولوی فوراً وہاں سے کھسک گئے۔ اس کے بعد اس علاقہ کے چیدہ چیدہ لوگوں کی توجہ احمدیت کی طرف ہوئی اور ان کو جب امیر صاحب نے کلکتہ بلایا تو سترہ افراد جن میں جماعت اسلامی کے بعض پڑھے لکھے مولوی بھی شامل تھے کلکتہ آئے۔ ان کو احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی تعلیمات سے روشناس کرایا گیا جس سے وہ اس قدر متأثر ہوئے کہ سبھی نے احمدیت قبول کی۔ اور احمدیوں سے کہا خوشی سے آئیں، بے فکر ہو کر ہمارے علاقے میں آئیں۔ اب وہاں سے ۲۸ افراد جلسہ سالانہ پر قادیان آ رہے ہیں اور چھ مولانا جو مدرسہ کے ٹیچر ہیں احمدیت قبول کرنے اور قادیان ٹریننگ کے لئے جانے کے لئے تیار ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ یہ وہی مولانا لوگ ہیں جو دو سال قبل اپنے سینکڑوں طلباء کے ساتھ ہمارے ایک معلم مولوی امان اللہ پر حملہ آور ہوئے تھے۔ وہ اللہ کے فضل سے توبہ کر کے قادیان کے جلسہ میں شمولیت کر رہے ہیں۔

نومبایعین کا قابل رشک ثباتِ قدم

مکرم امیر صاحب یوپی لکھتے ہیں کہ آگرہ شہر میں جہاں ہمارے سنٹر قائم ہیں نومبایعین کو آئے دن ڈرایا دھمکایا جا رہا ہے اور جلسہ سالانہ قادیان پر جانے سے روکنے کے لئے ہر ممکن زور لگایا جا رہا ہے اور جماعت کے خلاف جھوٹا پروپیگنڈہ کیا جا رہا ہے۔ ایک سنٹر میں جا کر زور ڈالا کہ قادیانی مولوی کو اگر نہ نکالو گے تو ہم تمہارے ساتھ وہ سلوک کریں گے جسے تم زندگی بھر یاد رکھو گے اور قادیانی مولوی کو تو جان ہی سے مار ڈالیں گے۔ اس پر نومبایعین نے کہا کہ مخالف مولوی ہماری لاشوں پر سے گزریں گے تو احمدی مبلغ تک پہنچیں گے۔ ہم اس کی حفاظت کریں گے اور یہ نہیں ہو سکتا کہ جس نے ہمیں زندہ کیا ہو اس کو مارنے کے لئے مولوی آگے بڑھ سکیں۔

مرنے والا جماعت کو ہمیشہ کے لئے زندہ کر گیا

حضور نے فرمایا کہ اسی طرح ایک معلم جو فوت ہو چکے ہیں انہوں نے اپنے مرنے سے پہلے جن لوگوں کو زندہ کیا تھا وہ ہمیشہ زندہ رہیں گے یعنی وہ جماعت آگے سے آگے بڑھتی چلی جائے گی۔ اس جماعت کو کوئی نہیں مار سکتا۔ صوبہ آندھرا پردیش کے ویسٹ گوداوری کے علاقہ کی ایک بڑی جماعت جو چند سال قبل قائم ہوئی تھی وہاں اسی سال ستمبر میں ہمارے معلم نصیر احمد صاحب کی وفات ہو گئی۔ وہ میدان جہاد ہی میں فوت ہوئے ہیں اللہ انہیں غریق رحمت فرمائے۔ اس پر غیر احمدیوں کا وفد وہاں پہنچا اور نومبایعین پر زور ڈالا کہ قادیانی مولوی تو مر گیا اب تم اس راستہ سے ہٹ جاؤ۔ نومبایعین نے جواب دیا جو راستہ مولوی نصیر احمد مرحوم ہمیں دکھا گیا ہے اب ہم اور ہماری نسلیں بھی اس سے ہرگز نہیں ہٹیں گی۔ آئندہ اس طرف کا رخ نہ کرنا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس مرنے والے کی کوششوں کو زندہ کر دیا یعنی وہ جماعت پیدا کر دی جو ہمیشہ زندہ سے زندہ تر ہوتی چلی جائے گی۔

ایک مولانا کے قبول احمدیت کا دلچسپ واقعہ

حضور ایدہ اللہ نے دارالعلوم دیوبند کے فارغ التحصیل ایک مولانا عبدالرحیم صاحب کے قبول احمدیت کا دلچسپ واقعہ جو انہوں نے تفصیل کے ساتھ لکھا ہے اس کا خلاصۃً ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ، موصوف گزشتہ سال بھی قادیان آئے تھے لیکن اس وقت مقصد یہ تھا کہ جماعت اسلامی کی طرف سے ان کو پنجاب، ہریانہ، ہماچل تین صوبوں کا نگران مقرر کیا گیا تھا اور بڑی ذمہ داری یہ سونپی گئی تھی کہ تم نے ان علاقوں میں احمدیوں کا پیچھا کرنا ہے۔ چنانچہ موصوف مخالفت میں سرگرم تھے لیکن احمدیت کے خلاف جستجو کے دوران انہیں حضرت مسیح موعودؑ کی تصنیف "حقیقة الوحی" پڑھنے کا موقع ملا۔ کہتے ہیں کہ میں یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ کس طرح بددیانتی سے تحریف کر کے حضور علیہ السلام کی کتب کے غلط حوالے پیش کر کے غلط تصویر پیش کی گئی ہے۔ غرض اپنے اکابرین کے جھوٹ سے ان کی طبیعت میں بہت ملال پیدا ہو گیا۔ موصوف نے بیان کیا کہ گزشتہ دنوں جماعت اسلامی کی طرف سے ایک کتابچہ شائع کیا گیا جس میں لکھا گیا کہ ادارہ اشاعت اسلام کی طرف سے اب تک پچاس مساجد تعمیر ہو چکی ہیں اور پانچ مساجد زیر تعمیر ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ جماعت اسلامی نے ان مولوی صاحب کو ہی مقرر کیا تھا کہ شمس پور میں جو جماعت احمدیہ نے نئی خوبصورت مسجد تعمیر کی ہے اس کی تصویر ہمیں بھجواؤ۔ چنانچہ انہوں نے وہ فوٹو انہیں بھجوایا۔ لیکن تعجب کی بات یہ ہے کہ ادارہ اشاعت اسلام کی طرف سے الہ آباد میں جو کانفرنس منعقد کی گئی اس میں دیگر تصاویر کے ساتھ شمس پور کی احمدیہ مسجد کی تصویر لگا کر لکھا گیا کہ یہ مسجد جماعت اسلامی نے تعمیر کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ان کے جھوٹ کی یہ تازہ مثال دیکھ کر مجھے ایسی نفرت ہوئی کہ میں نے فوری طور پر تین صوبوں کی نگرانی کے کام سے استعفیٰ دے کر جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کر لی۔

ظالموں سے خدا کا سلوک

حضور نے فرمایا کہ یہ ظالم جو جماعت احمدیہ کے خلاف کوشش کرتے ہیں اور راستہ روکنے کے لئے کسی کارروائی سے گریز نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ کا بھی ان سے ایک سلوک ہے جو چل رہا ہے اور اللہ کے فضل سے جماعت احمدیہ کو نئی وسعتیں عطا ہو رہی ہیں۔

گزشتہ دنوں صوبہ ہماچل کے ضلع چمبہ میں جہاں اکثر ہندو آباد ہیں، چند غیر مسلموں کا قتل ہو گیا اور بہت دہشت پھیل گئی۔ مخالف احمدیت مولویوں کو اس واقعہ کا بہانہ مل گیا اور انہوں نے غیر مسلموں کو یہ کہہ کر بھڑکانا شروع کیا کہ چمبہ میں جو سانحہ ہوا ہے اس کے پیچھے احمدیوں کا ہاتھ ہے اور ساتھ ہی کہا کہ ان باہر کے مولویوں کو یہاں کیوں رکھا ہوا ہے۔ ان لوگوں نے ڈشیں لگا رکھی ہیں جس کے ذریعہ یہ سارا فتنہ پھیلا رہے ہیں۔

موضع کھلی میں جہاں چند نومبایعین کے گھر ہیں اور جماعت کا معلم وہاں بچوں کو دینی تعلیم دے

رہاہے۔اس علاقہ کے غیر مسلموں کو خوب بھڑکایا گیا حتی کہ حکام اور صوبائی سطح کے اخبارات کو بھی استعمال کر کے جماعت کے خلاف اسی قسم کا پروپیگنڈہ کیا جائے گا۔اور جماعت کے معلم کو ہٹانے اور ڈش انٹینا اتار دینے کے لئے ہر طرح سے دباؤ ڈالا گیا۔ چنانچہ گاؤں کے مخالفین نے وہاں جلسہ بھی کیا اور ڈرایا دھمکایا اور صدر جماعت احمدیہ مکرم عزیزالدین صاحب کو بلا کر کہا کہ احمدیت سے توبہ کر کے اپنے گھر سے احمدی معلم کو نکالو اور ڈش انٹینا اتار پھینکو اگر تم نے ایسا نہ کیا تو ہم تم کو جان سے ماردیں گے۔ مکرم عزیزالدین صاحب نے نہایت جرأت سے کہا کہ بے شک تم لوگ مجھے ٹکڑے ٹکڑے کر دو مگر میں نہ احمدیت کو چھوڑوں گا اور نہ جیتے جی احمدی معلم کو نکالوں گا اور نہ ڈش انٹینا اتاروں گا۔

کچھ ہی عرصہ بعد اللہ تعالیٰ نے ان مخالفین کو اس طرح ذلیل ورسوا کیا کہ چمبہ کے سانحہ میں پولیس نے تحقیق کی تو جو لوگ پکڑے گئے وہ مولوی تھے۔ اس کے بعد اخباروں میں بھی ان مولویوں کی تصویریں چھپیں اور ان کی نہایت گندی بھیانک کارروائیوں کا ذکر چھپا۔ اور جماعت احمدیہ کو وہاں کے مقامی سرکردہ لوگوں نے کہا کہ اب ہماری سب غلط فہمی دور ہو گئی ہے۔ تم جس طرح چاہو یہاں تبلیغ کرو۔ درحقیقت تمہارے جیسے ہی مسلمان ہیں جو حقیقی مسلمان ہیں اور جن کی ہمیں ضرورت ہے۔

ایک عبرتناک واقعہ

مکرم صوبائی امیر صاحب بنگال و آسام تحریر فرماتے ہیں کہ ہمارے ایک نومبائع جو Kesharpur کے سیکرٹری تبلیغ ہیں۔ انہوں نے اپنے ایک مسلمان دوست کو ایک کتاب "امام مہدی کا ظہور" پیش کی جسے اس نے نہایت متکبرانہ انداز میں پیر کی ٹھوکر سے پرے پھینک دیا۔ ہمارے اس سیکرٹری تبلیغ نے جوش میں کہا کہ ایک ماہ کے اندر تم اس گستاخی کا مزہ چکھو گے۔ خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ وہ اسی دن ایک اونچے درخت پر چڑھ رہا تھا کہ بلندی سے نیچے گرا اور اس کی ٹانگیں ٹوٹ گئیں اور سارا بدن بھی بری طرح زخمی ہو گیا۔ لیکن صرف یہی نہیں ہوا، ایک ماہ کے اندر اندر اس کی بیٹی نے خودکشی کر لی اور اس کا دین دنیا سب کچھ برباد ہو گیا۔

حضور نے فرمایا کہ وہ لوگ جو امام وقت کی مخالفت کی اور گندہ دہنی کی جرأت کرتے ہیں ان کو نصیحت پکڑنی چاہئے کہ جب خدا کی پکڑ آجائے تو پھر کوئی ان کو بچا نہیں سکے گا۔

دشمنوں میں پھوٹ

ہندوستان میں اللہ تعالیٰ کس طرح مخالفین میں پھوٹ کے ذریعہ جماعت احمدیہ کی ترقی اور وسعت کی راہیں کھول رہا ہے اس کی ایک مثال بیان کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے بتایا کہ ۱ اکتوبر ۱۹۹۸ء میں کانپور شہر میں دارالعلوم دیوبند کی نگرانی میں تحفظ ختم نبوت کے نام پر کانفرنس منعقد کی گئی اور حضرت بانی جماعت احمدیہ کو خوب گالیاں دی گئیں اور اس سے قبل کانپور کے مختلف محلوں میں "رد قادیانیت" کے نام پر کیمپ لگائے گئے۔ جہاں دیوبندی مدرسوں کے طلباء اور جاہل عوام کو بتایا جاتا رہا کہ قادیانی مرتد اور زندیق ہیں انہیں اسلام قبول کرنے کی دعوت دی جائے۔ تین دن تک اتمام حجت کرنے کے باوجود قادیانی مرتد اسلام قبول کرنے سے انکار کرے تو اسے قتل کر دیا جائے۔

حضور نے فرمایا یہ ان لوگوں کا دین کے متعلق بنیادی مسلک ہے۔ اور اس پر ہمارے سارے مخالفین اکٹھے ہیں۔ اور جب یہ مولوی انگلستان آتے ہیں تو یہاں کی حکومت کو اس کے برعکس بتاتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ ان کی اس قسم کی باتیں یہاں بھی اور جرمنی میں بھی حکومت کو بتانی چاہئیں۔ ضمناً حضور نے جرمنی کے ذکر میں فرمایا کہ ان کی مجلس ختم نبوت کا وہ شخص جو احمدیوں کے خلاف سارے جرمنی میں ان کا سربراہ تھا، وہ کچھ عرصہ پہلے ایسی بے حیائیوں میں پکڑا گیا کہ جو اس سے قرآن پڑھنے والے معصوم بچے ملا کرتے تھے ان کے متعلق اس نے جو بے حیائیاں کیں ان کا بیان ممکن نہیں۔ مگر عدالت نے تحقیق کی اور عدالت کا فیصلہ ہو چکا ہے اور وہ شخص انہی کارروائیوں کی وجہ سے جیل میں ہے۔

حضور نے کانپور کے واقعہ کا ذکر جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ کانپور کے بریلوی حضرات ان دیوبندیوں کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑ گئے۔ حضور نے ازراہ مزاح فرمایا کہ ہاتھ دھو کر نہیں پڑنا چاہئے تھا۔ یہ ایک محاورہ ہے مگر ان کے پیچھے پڑ کر بعد میں ہاتھ دھونے چاہئے تھے۔ چنانچہ ۱۱ اکتوبر کو کانپور پریس کلب میں ایک پریس کانفرنس منعقد کر کے دیوبندی مولویوں سے یہ سوال کیا کہ وہ قادیانیوں کو کافر کہنے سے قبل اپنے مسلمان ہونے کا ثبوت دیں کیونکہ بقول ان کے علماء اہل سنت کے دیوبندی نہ صرف کافر بلکہ ان کا کفر قادیانیوں سے بھی شدید ہے۔ اور جو ان دیوبندیوں کے کفر میں شک کرے وہ بھی پکا کافر ہے۔ نیز بریلوی حضرات نے اپنی پریس کانفرنس میں دیوبندیوں کو متنبہ کیا کہ اگر آج کے بعد ان کی طرف سے احمدیوں کو کوئی تکلیف پہنچانے کی کوشش کی گئی تو وہ انسانیت کے ناطے احمدیوں کی مدد کریں گے۔ حضور نے فرمایا یہ بھی سمندر کی لہروں کے پھٹنے کی طرح ہے۔ اور ان دو پہاڑوں کی طرح بلند ہونے والی لہروں کے درمیان سے اللہ تعالیٰ نے احمدیت کے لئے رستہ نکال دیا۔ حضور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعودؑ کا ایک الہام بھی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ تم پر وہ دن آنے والے ہیں جو موسیٰ پر آئے تھے اور جیسا کہ موسیٰ کی تائید میں نے کارروائیاں کی تھیں احمدیت کی تائید میں بھی ویسی ہی کارروائیاں کروں گا۔

داعیان الی اللہ کی قبولیت دعا کا ایمان افروز واقعہ

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ دعائیں تو سب مخلصین کی قبول فرماتا ہے۔ یہاں تک کہ اضطرار میں پڑے ہوئے غیر مسلموں بلکہ مشرکوں کی دعائیں بھی قبول فرمالیتا ہے۔ یہ تو اللہ کی بلند شان ہے مگر دلداری کی خاطر نئے ہونے والے احمدیوں سے بطور خاص شفقت کا سلوک فرماتا ہے۔ اور نئے آنے والے لوگوں کو اپنے فضل کے کرشمے دکھاتا رہتا ہے۔ اس ضمن میں حضور نے بیان فرمایا کہ گزشتہ سال جو نئی جماعت Edappal میں قائم ہوئی ہے وہاں مچھیروں کا ایک گروہ احمدیت میں داخل ہوا اور تبلیغ شروع کی تو کچھ عرصہ بعد انہوں نے محسوس کیا کہ وہاں سب مچھیروں کا (صرف احمدیوں کا نہیں) کاروبار مندا پڑ رہا ہے۔ چنانچہ ایک مجلس میں ان کے سربراہ نے کہا کہ ہم تو احمدی ہو گئے ہیں غیروں کی مچھلیاں کم لگتی ہیں تو ہم کچھ نہیں کر سکتے۔ موسم بھی خشک سالی کا ہے مگر اللہ ہم سے تو کچھ حسن سلوک کرے، ہم تو احمدی مچھیرے ہیں۔ اور یہ کہہ کر انہوں نے دعا کے لئے ہاتھ کھڑا کیا اور گڑگڑا کر خدا کے حضور دعائیں کیں۔ اللہ تعالیٰ نے ایسا فضل فرمایا کہ اگلے ہی دن ان کو اس قدر مچھلیاں ملیں کہ Edappal کی تاریخ میں اتنی زیادہ مچھلیاں کسی کو نہیں ملی تھیں۔ چنانچہ اس دن انہوں نے پچاسی ہزار روپے کی مچھلیاں فروخت کیں۔

ایم ٹی اے کے تعلق میں نشان

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ابتداء میں جو نظم پڑھی گئی ہے اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اے اللہ تیری تائید بجلی کے کوندوں کی طرح میرے نام کو زمین کے کناروں تک پہنچا رہی ہے۔ اللہ بہتر جانتا ہے کہ اس وقت واقعۃً حضرت مسیح موعودؑ کا ذہن ایسے بجلی کے کوندوں کی طرف منتقل ہوا تھا کہ نہیں جن کے ذریعہ آج مسیح موعودؑ کا پیغام دنیا کے کناروں تک پہنچ رہا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ ایم ٹی اے ہے اور اس کی بہت سی پیشگوئیاں حضرت مسیح موعودؑ کے کلام سے ملتی ہیں۔ آج دشمن کو سب سے زیادہ تکلیف ایم ٹی اے سے ہے کہ کسی طرح یہ بند ہو جائے۔ حضور نے فرمایا مگر اللہ نے جو سلسلہ جاری کیا ہے اسے یہ بند کیسے کر سکتے ہیں۔ یہ تو آسمان سے اللہ کے فضلوں کی بارش ہے۔ اس نے تو اترنا ہی اترنا ہے۔ یہ ہر بستی پر گرے گی اور تمام عالم پر پھیل جائے گی۔

حضور نے فرمایا کہ حیدرآباد سے شائع ہونے والا اخبار "ساز دکن" جو کچھ عرصہ سے احمدیت کی مخالفت میں اپنے مرتے ہوئے اخبار کو زندہ رکھنے کی کوشش کر رہا تھا اس نے لکھا کہ:

"احمدی "مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل" کے نام سے ایک ایسا نام نہاد اسلامی سیٹلائٹ چینل چلا رہے ہیں جو کہ ہمہ وقت مصروف کار ہے۔ ان کے درس القرآن اور مجالس عرفان کے نام سے دیگر پروگرام اس چینل کے ذریعہ نشر ہوتے ہیں اور دیگر بے شمار پروگراموں کا تسلسل جاری ہے۔ اس کے علاوہ ان کی جماعتی کتب اور دیگر معلومات کو کمپیوٹر انٹرنیٹ پر بھی دکھایا جارہا ہے۔ لندن سے ان کا عربی رسالہ التقویٰ کے نام سے چھپتا ہے۔......... جہاں تک عقائد احمدیہ کا تعلق ہے علمائے امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ احمدیہ یعنی قادیانی اسلام سے خارج ہیں"۔ حضور نے فرمایا کہ ضمناً یہ بات یاد رکھیں کہ ہر فرقے کے خلاف باقی سب فرقوں کا کلیۃً اجماع ہے کہ وہ پکے کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ مگر یہ ان کا ذکر نہیں کرتے۔ "اس کے باوجود مسلم ممالک میں اور دیگر ملکوں میں جماعت احمدیہ کی سرگرمیاں بڑھتی ہی جارہی ہیں۔ ۱۹۸۰ء کی دہائی میں ریاست آندھراپردیش کے ضلع ورنگل میں قادیانیوں کی جانب سے روپیہ پیسہ کا لالچ دے کر مسلمانوں کو قادیانی مذہب میں شامل کرنے کی کوششیں کی گئیں"۔ حضور نے فرمایا جھوٹ کھائے بغیر تو ان کا گزارہ ہی نہیں۔ ورنگل میں جو جماعت نے کامیاب تبلیغ کی ہے۔ ان سے چندہ لیا جاتا ہے۔ ہمارے روپے تو آتے ہی احمدیوں سے ہیں۔ انہی کی قربانیوں سے جماعت اپنے پھیلاؤ کے کام کر رہی ہے۔

پھر وہ لکھتا ہے کہ "اس کا بروقت نوٹس علماء نے لیا تھا"۔ حضور نے فرمایا کہ ان کے نوٹس کا نتیجہ کیا نکلا؟ ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ قادیان اس پر لکھتے ہیں کہ علماء کے نوٹس لینے کا نتیجہ یہ نکلا کہ احمدیت جو پہلے صرف ایک ضلع ورنگل میں پھیل رہی تھی اب ضلع نلگنڈہ، کھمم، کرشنا، گوداوری، جنداپور وغیرہ کئی اضلاع میں پھیلتی جارہی ہے اور صرف اس تین چار ماہ کے اندر پچاس ہزار کے قریب مزید لوگ وہاں احمدیت میں داخل ہو چکے ہیں۔

آخر پر حضور نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذیل کا اقتباس پیش فرمایا اور اس کی ضروری وضاحتیں بیان فرمائیں:

"خدا کے پیاروں کو جو دکھ آتا ہے وہ مصلحت الٰہی سے آتا ہے ورنہ ساری دنیا اکٹھی ہو جائے تو ان کو ایک ذرہ بھر تکلیف نہیں دے سکتی۔ چونکہ وہ دنیا میں نمونہ قائم کرنے کے واسطے ہیں اس واسطے ضروری ہوتا ہے کہ خدا کی راہ میں تکالیف اٹھانے کا نمونہ بھی وہ لوگوں کو دکھائیں ورنہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مجھے کسی بات میں اس سے بڑھ کر تردد نہیں ہوتا کہ اپنے ولی کی قبض روح کروں۔ خدا تعالیٰ نہیں چاہتا کہ اس کے ولی کو کوئی تکلیف آوے مگر ضرورت اور مصالح کے واسطے وہ دکھ دیئے جاتے ہیں اور اس میں خود ان کے لئے نیکی ہے کیونکہ ان کے اخلاق ظاہر ہوتے ہیں........."۔ (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۳۰۱، ۳۰۲)

پھر فرماتے ہیں "تم یاد رکھو کہ اگر اللہ تعالیٰ کے فرمان میں تم اپنے تئیں لگاؤ گے اور اس کے دین کی حمایت میں ساعی ہو جاؤ گے تو خدا تمام رکاوٹوں کو دور کر دے گا اور تم کامیاب ہو جاؤ گے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ کسان عمدہ پودوں کی خاطر کھیت میں سے ناکارہ چیزوں کو اکھاڑ کر پھینک دیتا ہے اور کھیت کو خوشنما درختوں اور بار آور پودوں سے آراستہ کرتا اور ان کی حفاظت کرتا اور ہر ایک ضرر اور نقصان سے ان کو بچاتا ہے۔ مگر وہ درخت اور پودے جو پھل نہ لاویں اور گلنے اور خشک ہونے لگ جاویں ان کی مالک پرواہ نہیں کرتا کہ کوئی مویشی آکر ان کو کھا جاوے یا کوئی لکڑہارا ان کو کاٹ کر تنور میں پھینک دیوے۔ سو ایسا ہی تم بھی یاد رکھو۔ اگر تم اللہ تعالیٰ کے حضور میں صادق ٹھہرو گے تو کسی کی مخالفت تمہیں تکلیف نہ دے گی"۔ (باقی صفحہ 12 پر ملاحظہ فرمائیں)

حاصلِ مطالعہ و مشاہدہ

(ڈاکٹر بشارت احمد عثمان آباد)

۱- تاج کمپنی دہلی سے شائع کردہ ایک کتاب ہے "آبِ کوثر" اس کتاب کے مصنف ہیں جناب محمد اکرام صاحب اس کتاب کے صفحہ ۲۱۰ پر درج ہے ...

"... ایک اسی طرح کی روایت شیخ عبدالحق محدث نے نقل کی ہے۔ اخبار الاخیار میں مخدوم مولانا عمادالدین غوری کے ذکر میں لکھتے ہیں:

"واین مولانا عماد از اولاد آن عماد است کہ در زمانِ محمد تغلق بود مے گویند کہ محمد تغلق در ایامِ غرور سلطنت خود گفتہ بود کہ فیض خدا منقطع نیست۔ چرا باید کہ فیض نبوت منقطع باشد واگر کسے حالا دعوئ پیغمبری بکند و معجزہ نماید تصدیق کند یا نہ؟ مولانا برخود گفت کہ گہ مخور چہ میگوئی۔ محمد تغلق حکم کرد کہ او ذبح کنند و زبانش بر آرند۔ رحمۃ اللہ علیہ۔ (آبِ کوثر صہ ۲۱۰)

(ترجمہ:۔ اور یہ مولانا عماد جوان مولانا عماد کی اولاد سے ہیں جو محمد تغلق کے زمانے میں تھے کہتے ہیں، محمد تغلق نے اپنے غرورِ سلطنت کے دنوں میں ان سے کہا کہ فیض خدا منقطع نہیں ہے تو پھر یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ فیض نبوت منقطع ہو۔ اور اگر زمانہ حال میں کوئی شخص پیغمبری کا دعویٰ کرے اور معجزہ دکھائے تو اس کی تصدیق کریں یا نہ کریں؟ مولانا نے کہا کہ فُضلہ (گوہ) مت کھایہ کیا کہتا ہے۔ محمد تغلق نے حکم دیا کہ اس کو ذبح کرو اور اس کی زبان نکال لو)

۲- شولاپور (مہاراشٹر) سے ایک کتاب "تاریخ شولاپور (و مختصر تاریخ دکن) کے نام سے شائع ہوئی ہے۔ ترتیب واشاعت: مجاہد القاسمی- ۱۰ار سہار انگر شولاپور۔ اس کتاب کے صفحہ ۶ سے ۸ تک اسلام اور ہندوستان کے قدیم تعلقات ثابت کرنے کیلئے مولوی صاحب فرماتے ہیں:

"بعض تحقیق کرنے والوں کے نزدیک ہندوستان کی قدیم قوم حضرت نوح علیہ السلام کی اُمّت ہے اور ان کا ہندوستانی نام (منو) ہے۔ انہیں تحقیق نگاروں نے یہ بھی ثابت کیا ہے کہ وید بھی توریت و انجیل و زبور کی طرح آسمانی و الہامی کتاب ہے۔ جس میں بعد میں تحریف کی گئی اور وید کی وہ تعلیم جو توحید اور عبادات کے بیان میں ہے انہیں پڑھ کر ایسا لگتا بھی ہے کہ اس کا کوئی نہ کوئی تعلق آسمانی تعلیمات سے ضرور ہے۔

قرآن میں زبرالاولین کے نزول کا ذکر ہے۔ محققین نے اس کا ترجمہ پُران کیا ہے۔ ویسے بھی زبرالاولین کا ترجمہ پرانی کتابیں ہوگا۔ یہ اصحاب تحقیق یہود و نصاریٰ کی طرح ہندوؤں کو بھی اہل کتاب مانتے ہیں۔ ان محققین میں مولانا آزاد- علامہ سلیمان ندوی جیسی شخصیتیں ہیں۔

اور جب ہم قدیم ہندوستان کی علم و فلسفہ اور زندگی سے متعلق ان کے نظریات کا مطالعہ کرتے ہیں تو اور بھی ثابت ہو جاتا ہے کہ یہ محض انسانی ذہن کی پیداوار یا خود ساختہ نہیں۔ اتنی پہونچ بغیر آسمانی رہنمائی کے ممکن نہیں۔ سورۃ کہف میں حضرت اسکندر ذی القرنین کو ایک ایسی مفتوحہ قوم کے سامنے دکھایا گیا جس کے یہاں گھر بنا کر رہنے کا رواج نہ تھا۔ وہ کھلے میدان میں درختوں کے نیچے یا پہاڑوں کی غاروں میں رہتے سہتے تھے۔ محققین کا خیال ہے کہ ایسی قوم اس زمانے میں ایشیائی ممالک میں صرف ہندوستان میں رہتی تھی۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ بعض مفسرین نے اسکندر ذی القرنین کو نبی مانا ہے۔ جس کی تائید خود قرآنی اسلوب سے ہوتی ہے۔

اس بات کو اب تحقیقی سند مل چکی ہے کہ علم ہندسہ، ریاضی، حساب دانی، رمل، جفر میں سب پہلی مہارت ہندوستانیوں نے حاصل کی۔ ماضی قریب میں یہ علم ہندوستان سے مامون رشید کے زمانے میں عرب پہنچا اور عربوں کے ذریعے یورپ میں پھیلا۔ ہندسہ اور ریاضی کے موجد اہل ہند ہی ہیں اور یہ اس فن میں اتنے ماہر تھے کہ قدیم زمانے میں ہی ریاضی اصولوں کی بنیاد پر آسمان کی رفعتوں کے پیائش اور زمین کی وسعتوں کو ناپنے لگے تھے۔ تفسیر کی کتابوں میں ہمیں ایک پیغمبر کا سراغ ملتا ہے۔ جنہوں نے زمین میں سب سے پہلے قلم کو ایجاد کیا (لکھنا سکھایا) جفر (ریاضی اعداد کا ایک مخصوص علم) رمل (ریاضی بنیادوں پر پانسہ پھینکنے کا عمل) انہوں نے سکھایا، وہ ہیں حضرت ادریس علیہ السلام۔ یاد رہے کہ حضرت ادریس کا دوسرا نام اُخنوخ بھی ہے۔

یہ مشہور روایتوں کے مطابق تیسرے مشہور پیغمبر ہیں یعنی نمبر ۱ حضرت آدم نمبر ۲ حضرت شیث نمبر ۳ حضرت ادریس علیہ السلام۔

یہاں دو پیغمبروں کا ہندوستانی ہونا ثابت ہو چکا ہے۔ غالب گمان یقین کے حد تک **پہنچ جاتا** ہے جب ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ اُس وقت کی انسانی آبادی بر صغیر ہند تک محدود تھی۔ ہندوستان میں رائج قدیم بت پرستی (مورتی پوجا) دیکھئے اور پھر یہ بھی کہ وہ پہلی قوم جس نے دنیا میں سب سے پہلے بت پرستی کو رواج دیا وہ حضرت ادریس علیہ السلام کی قوم تھی جو آپ کی وفات کے بعد عقیدت اور محبت کی زیادتی کی وجہ سے شیطانی گمراہی کا شکار ہوگئی اور سب سے پہلے اُس نے حضرت ادریسؑ کا بت بنا کر پوجا شروع کی۔ اپنے مذہبی رہنماؤں کے ساتھ ایسی والہانہ عقیدت صرف اہل ہند کا خاصہ ہے۔ قادیانی اور احمدی فرقے کے علماء کشمیر اور ہماچل پردیش کے ہمالیائی پہاڑوں میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد کو پہلے ہی ثابت کر چکے ہیں۔ آثار و شواہد کی بنیاد پر انہوں نے جو دلیلیں جمع کی ہیں وہ ماقبل از تاریخ کے کسی واقعہ کو تاریخی ثابت کرنے کیلئے کافی ہیں۔ غرضیکہ اسلام کا ہندوستان سے اتنا پرانا اور گہرا تعلق ہے کہ ہندوستان سے اسلام کو کسی صورت الگ کیا ہی نہیں جا سکتا۔

تاریخ شولاپور (و مختصر تاریخ دکن) ص ۶-۸

ترتیب واشاعت- مجاہد القاسمی

(نوٹ: مندرجہ بالا اقتباس میں بعض عبارت اور املا کی غلطیاں ہیں جو اصل کتاب کے مطابق رکھی گئی ہیں)

مشاہدات

۱- مہرولی (دہلی) میں حضرت بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کی مزار مبارک کے دروازہ پر پیشانی کے مقام پر یہ شعر کھدا ہوا ہے۔

کعبۃ العشاق باشد ایں مقام
ہر کہ ناقص آمد ایں جا شد تمام

(اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس شعر پر اعتراض کرنے والوں کیلئے مقامِ غور ہے)

زمینِ قادیاں اب محترم ہے
ہجومِ خلق سے ارضِ حرم ہے

۲- خلد آباد (مہاراشٹر) وہ مقام ہے جہاں کئی بزرگانِ دین کے مقبرے ہیں اور ساتھ ہی بشمول حضرت اورنگ زیب عالمگیرؒ کے کئی شاہانِ دکن کے مزارات بھی ہیں۔ یہ ایک چھوٹا سا قصبہ ہے جو اورنگ آباد سے ۲۰ کلو میٹر، دولت آباد سے ۸/ کلو میٹر اور ایلورہ سے ۲ کلو میٹر فاصلہ پر واقع ہے۔ حضرت نظام الدین محبوب الٰہیؒ نے اس مقام کو دکن میں تبلیغ اسلام کا مرکز بنا کر اپنے سینکڑوں مریدین اور خلفاء کو یہاں بھیجا تھا۔ حکایتوں سے پتا چلتا ہے کہ سب سے پہلے حضرت منتجب الدین زرزری زر بخش رحمۃ اللہ علیہ کی قیادت میں سات سو پالکیاں دہلی سے دکن روانہ کیں جن میں چودہ سو بزرگ سوار تھے۔ یہ لوگ سب سے پہلے خلد آباد آکر ٹھہرے اور اس مقام کو مرکز بنا کر سارے دکن میں پھیل گئے حضرت زرزری زر بخش کی وفات کے بعد آپ ہی کے بڑے بھائی حضرت برہان الدین غریبؒ کی قیادت میں دوسرا قافلہ سات سو پالکیوں کا روانہ کیا انہیں حضرت برہان الدین غریبؒ کے مرید خاص اور خلیفہ حضرت زین الدین داؤد شیرازی (ملک راجہ) رحمۃ اللہ علیہ کی مزار مبارک کے قدموں کی جانب حضرت اورنگ زیبؒ اور ان کے دو شاہزادگان کے مزارات ہیں۔

حضرت زین الدین داؤد شیرازیؒ کو بائیس خواجہ اور خاتم الخواجگان بھی کہتے ہیں اور اس قسم کا مضمون آپ کی چوکھٹ (درگاہ) پر کندہ بھی ہے۔ آپ کی درگاہ کے اندر ایک پتھر پر تمام بائیس خواجگان کے ناموں کی فہرست بھی کندہ ہے جس میں بائیسواں نام حضرت زین الدین شیرازیؒ کا ہے۔ اس تعلق سے ان کے عقیدت مندوں میں جو روایات مشہور ہیں ان کا خلاصہ یہ ہے کہ چشتیہ سلسلے میں صرف بائیس ایسے بزرگ گذرے ہیں جنہیں خواجہ کا مقام دیا گیا ہے اور ان میں آخری خواجہ حضرت زین الدین شیرازیؒ ہیں اس لئے آپ خاتم الخواجگان کہلاتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک خرقہ (جبہ) چشتیہ سلسلے کے بزرگوں کے پاس تھا جو ایک کے بعد دوسرے خواجہ سے ہوتا ہوا حضرت زین الدینؒ تک پہنچا لیکن آپ نے یہ خرقہ اپنے ہی پاس رکھا اور اپنے خلیفہ کو نہیں دیا جس کی وجہ سے آپ خاتم الخواجگان کہلائے۔ اور اب آپ کے بعد چشتیہ سلسلے میں کوئی خواجہ نہیں ہوگا۔ لیکن عملاً ہم دیکھتے ہیں کہ دکن ہی میں کئی ایسے بزرگان کے مزارات ہیں جن کا تعلق چشتیہ سلسلے سے بھی ہے اور جن کا نام اس خواجگان کی فہرست میں شامل نہیں ہے پھر بھی خواجہ کہلاتے ہیں اور اس پر کسی کو کوئی اعتراض بھی نہیں۔

محترمہ وحیدہ نسیم (جن کا تعلق اورنگ آباد دکن سے ہے) ایک مشہور پاکستانی شاعرہ اور مصنف ہیں۔ آپ نے ایک کتاب "شاہانِ بے تاج" کے نام سے خلد آباد کے بزرگوں کے تذکرہ کے طور لکھی ہے۔ جو مکتبہ آصفیہ کراچی سے شائع ہوئی ہے۔ اس میں انہوں نے لکھا ہے کہ اب کوئی بزرگ حضرت زین الدینؒ کے مرتبہ کا نہیں پیدا ہوگا اسلئے آپ خاتم الخواجگان ہیں

دعا کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی | اسد محمود بانی
کلکتہ
BANI ®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات
Our Founder
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908 - 1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES | BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700 072
: SHOWROOM: 27-2185, 26-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 26-2096, 26-4696, 27-8749 FAX: ++91-33-26-9893

خصوصی لائحہ عمل ۱۹۹۹ء

برائے مجالس انصار اللہ بھارت

انصار کے تمام شعبہ جات کے مفصل لائحہ عمل کے علاوہ حسب معمول ۹۹ء کا لائحہ عمل جو اس سال کے بعض خصوصی پروگراموں سے متعلق ہے درج ذیل ہے۔

(۱) مجلس انصار اللہ کا عہد نامہ ہماری روزمرہ زندگی کا مستقل لائحہ عمل ہے ہم سب کو اس سانچہ میں اپنی زندگیوں کو ڈھالنے اور اس میں استحکام اختیار کرنے کیلئے کوشاں رہنا چاہئے۔

شعبہ تربیت: ۱- نومبائعین کی تربیت نیز معیار عبادت کو بڑھانے کے سلسلہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی بیان فرمودہ ہدایات کے مطابق مجالس میں کوشش اور کارگزاری کی رپورٹیں بھجوانے کا انہیں پابند کیا جائے۔ نومبائعین کو باقاعدہ مجلس کا رکن بنایا جائے۔

۲- سالانہ اجتماع میں مجالس اور نمائندگان کی تعداد بڑھانے کی کوشش کی جائے۔ اور نئی مجالس نومبائعین میں قائم کریں تاکہ وہ جماعت کا فعال حصہ بن جائیں۔

۳- مجالس کو جماعتی تنظیم کے تعاون سے فعال تر بنانے کی کوشش کی جائے۔

۴- اپنے نوعمر بچوں کو آج کل کے بداثرات سے بچانے کی کوشش اور ایم-ٹی-اے سنانے کا رجحان پیدا کیا جائے۔

تبلیغ یعنی دعوت الی اللہ

۱- مقامی صدر صاحبان اور امراء کے ساتھ ملکر دعوت الی اللہ کے پروگرام بنائیں اور اپنے اپنے صوبہ کے ٹارگیٹ کو پورا کرنے کیلئے بھرپور تعاون دیں اور ہر ماہ دفتر کو رپورٹ بھیجیں۔

۲- پیشوایان مذاہب کے جلسوں کا انعقاد نیشنل یوم التبلیغ کا پروگرام اس کے علاوہ سال میں کم از کم دو اجتماعی یوم التبلیغ منانا اور بیعتوں کے ٹارگیٹ کو پورا کرنا۔

۳- شعبہ مال: تمام مجالس سے حضور انور ایدہ اللہ کے ارشاد کے مطابق ان کی اصل آمد پر مبنی بجٹ تیار کروائے جائیں۔ سوفیصد چندہ مجالس کی وصولی کی کوشش کے ساتھ تعمیر ایوان انصار کیلئے صوبہ وار عطیہ جات کی وصولی کا مقررہ ٹارگٹ کے مطابق انتظام کیا جائے گزشتہ سال کے ٹارگٹ پر اکثر مجالس نے زیادہ توجہ نہیں دی لہٰذا امسال پوری توجہ دی جائے۔

۴- شعبہ تعلیم: تفصیل دینی نصاب برائے سال ۹۹ء درج ذیل ہے:

۱- قرآن مجید باترجمہ پارہ لایحب اللہ سورہ النساء آیت ۱۴۹ تا آخر سورہ آیت ۱۷۷ نمبر ۵۰

۲- کتاب پیغام صلح (مکمل) نمبر ۲۵

۳- دینی معلومات کا بنیادی نصاب صـ۱۶۰ تا صـ۱۸۸ نمبر ۲۵

نوٹ: اپنے طور پر مطالعہ کیلئے سال رواں کے دوران کتاب کشتی نوح (نصف اوّل) مقرر کی گئی ہے۔ اس کا امتحان نہیں لیا جائے گا۔

حسب سرکلر حضور انور مورخہ ۹۳-۱۱-۱۸ نماز ظہر یا عصر یا مغرب کے معاً بعد دس منٹ قرآن مجید ناظرہ اور باترجمہ کی اجتماعی کلاس ہو۔ جن مجالس میں یہ ممکن نہ ہو ان میں کوئی متبادل انتظام کیا جائے اور کارگزاری کی رپورٹیں باقاعدہ بھجوائی جائیں۔

ضروری ہدایات برائے مذکورہ بالا تعلیمی نصاب شق نمبر (۱) صف دوئم کے انصار سے باقاعدہ معروف طریق کے مطابق امتحان لیا جائے گا۔

شق نمبر (۲) صف اوّل کے انصار کو (Open Book Examination) کی رعایت دی جاتی ہے البتہ ان میں سے جو انصار شق نمبر ۱ کے میار کے مطابق امتحان دینا چاہیں انہیں اجازت ہے۔

شق نمبر (۳) مندرجہ بالا دونوں شقوں کے علاوہ جو انصار کسی معذوری کے باعث اگر پرچہ جات نہ لکھ سکتے ہوں اُن سے زبانی امتحان لیا جائے گا۔

اس سال اس امتحان کی تاریخ ماہ اگست کا آخری اتوار ۹۹-۸-۲۹ مقرر کی گئی ہے۔

خدمت خلق: بلا لحاظ مذہب و ملت جماعت کے ذی حیثیت اصحاب اور ڈاکٹر صاحبان کے ذریعہ غرباء کی عمومی خدمت اور طبی کیمپوں کا انعقاد کیا جائے۔

اشاعت: اخبارات میں مضامین اور خطوط کے کالم میں قومی و جماعتی مسائل پر قلم اُٹھائیں۔

نوٹ: جن مجالس کی طرف سے مجوزہ دینی نصاب کی کتب کا آرڈر ملے گا اُن کی طرف سے آرڈر ملنے پر کتب قیمتاً دفتر مہیا کردے گا۔ انشاء اللہ

(صدر مجلس انصار اللہ بھارت)

بقیہ صفحہ اوّل

عبادات کی طرف رغبت ہو اس کو تعبّد اور پرستش میں لذت عطا کی جاتی ہے۔ اور جو شخص غیر قوموں کے ساتھ مباحثات کرتا ہے اس کو استدلال اور اتمام حجت کی طاقت بخشی جاتی ہے۔ اور یہ تمام باتیں درحقیقت اسی انتشار روحانیت کا نتیجہ ہوتا ہے۔ جو امام الزمان کے ساتھ آسمان سے اُترتی اور ہر ایک مستعد کے دل پر نازل ہوتی ہے۔ (ضرورۃ الامام صـ۶-۱۰)

ہیضہ اور جگر کے ورم کیلئے کیلے سے ویکسین تیار کرلی گئی

ٹیکنالوجی جلد بھارت لائی جائے گی۔ ویکسین سسٹم بھی موثر ہیں

نئی دہلی 3 نومبر (پی ٹی آئی) امریکی سائنس دان کے مطابق بچے جلد ہی ہیضہ اور جگر کے ورم کی بیماریوں سے بچاؤ کیلئے کیلے کھایا کریں گے نیویارک میں انسٹی ٹیوٹ میں ٹریننگ حاصل کرنے والے امریکی سائنس دان نے کہا ہے کہ وہ کیلے سے بنائے جانے والے ویکسین کی مکمل جانکاری بھارت لا رہے ہیں پلانٹ ریسرچ کیلئے بائسی تھامسین انسٹی ٹیوٹ سے سی.جی آن زین آج یہاں بیماریوں سے بچاؤ کے بارے 10 ویں انٹرنیشنل کانگرس میں پودوں سے ویکسین تیار کرنے کے امکان پر بول رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ عالمی ادارہ صحت ہیضہ کیلئے کیلے کی ویکسین میں دلچسپی رکھتا ہے کیونکہ اس سے ویکسین سستی تیار ہوتی ہے انہوں نے کہا کہ اس سال والنٹئروں پر آلوؤں کا تجربہ کیا گیا جو وائرل کی دو بیماریوں کے خلاف بہت زیادہ ویکسین مہیا کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ بیکٹیریا سے پیدا ہونے والی بیماری کے معاملہ میں بھی اُس کا تجربہ کیا گیا ہے۔ 14 والنٹیئروں نے کچے آلو کھائے اور ایک دن کے اندر ہی اُن میں ویکسین کی صلاحیت کا پتہ چل گیا۔ کیونکہ پکانے سے ویکسین ترک ہو جاتی ہے اور خام آلو کا ذائقہ اچھا نہیں ہوتا اسلئے خاص کر بچوں کیلئے کیلے کی ویکسین تیار کی جاتی ہے انہوں نے بتایا کہ کیلے سستے بھی ہیں اور ترقی پذیر دیشوں میں بہ آسانی دستیاب بھی ہیں جہاں ہیضہ اور جگر کے ورم کی بیماریوں کیلئے کم لاگت کی ویکسین درکار ہے۔ انہوں نے کہا کہ نیویارک میں لیبارٹری میں اس بارے ٹیکنالوجی سیکھ رہا بھارتیہ زراعتی سائنسدان جلد ہی اس ویکسین کا سارا سسٹم بھارت لائے گا۔ انہوں نے کہا کہ کھانے والی ویکسین کیلئے سرنجوں کی ضرورت نہیں اور نہ ہی انہیں کولڈ سٹور میں رکھنے کی ضرورت ہے۔ ایک ایکٹر میں کیلے کی فصل سے 23 ہزار بچوں کیلئے ویکسین تیار کی جاسکتی ہے۔

درخواست دُعا

محترمہ ڈاکٹر تنویر سلام قریشی صاحبہ آف بریلی کی ایک آنکھ کا اپریشن ہوا ہے کامل شفایابی اور بچوں کے امتحانات میں نمایاں کامیابی و روشن مستقبل کیلئے نیز شوہر مرحوم کی مغفرت و درجات کی بلندی کیلئے احباب سے دُعا کی درخواست ہے۔ (مینجر بدر)

اخراج از نظام جماعت

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم ولیم الدین ابن مکرم شیخ شاہجہان صاحب آف کیرنگ۔ اڑیسہ کو اخراج از نظام جماعت کی تعزیر دی ہے۔

(ناظر امور عامہ صدر انجمن احمدیہ قادیان)

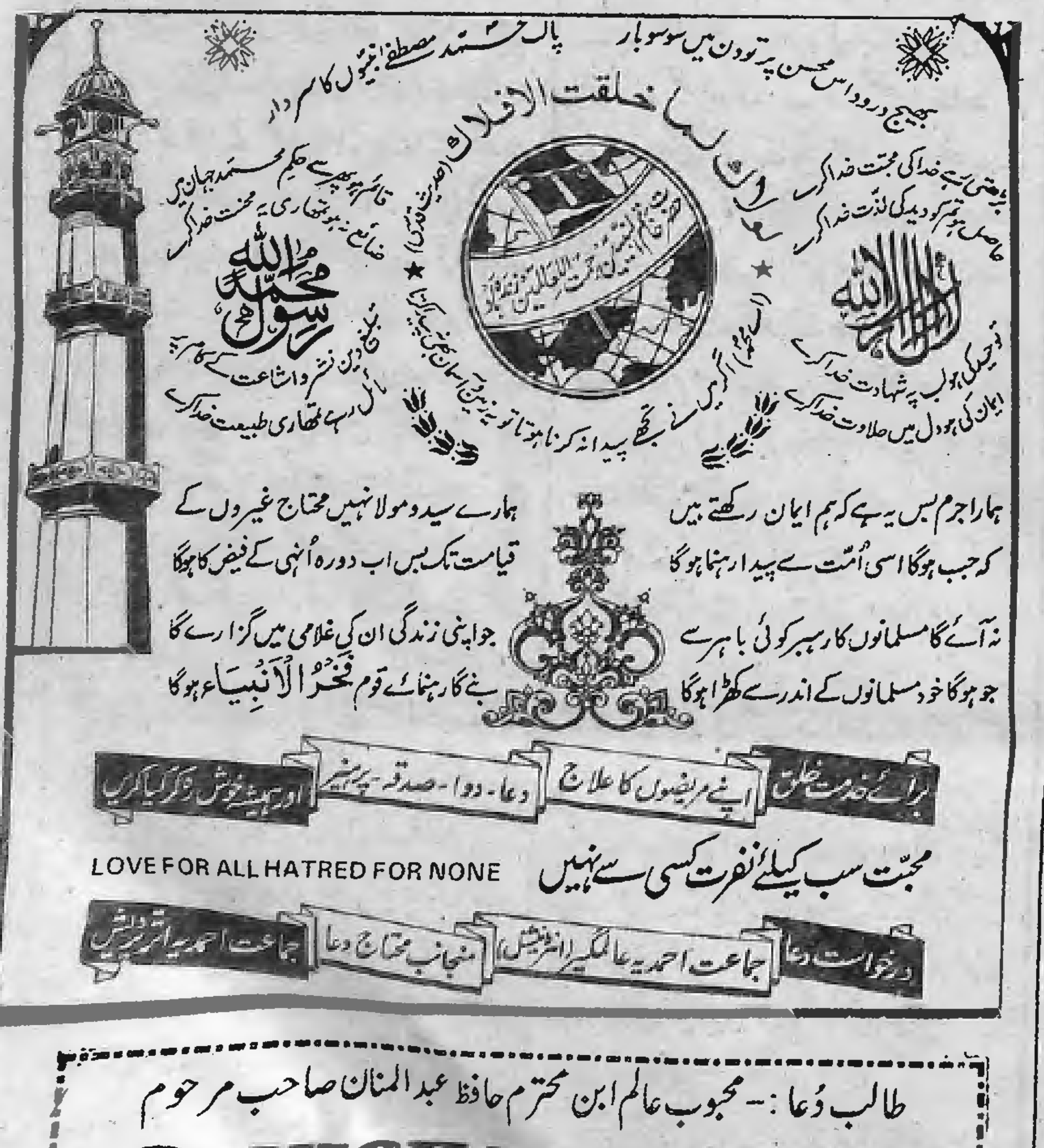

طالب دُعا: - محبوب عالم ابن محترم حافظ عبد المنان صاحب مرحوم

M/S NISHA LEATHER

Specialist in Leather Belts, Leather Ladies and Gents Bag, Jackets, Wallets etc.

19 A Jawahar Lal Nehru Road Calcutta - 700081 Ph: 2457153

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO-R.N 61/57

Subscription
Annual Rs/-150
Foreign
By Air : 20 Pound or 40$ U.S.A
: 60 Mark German
By Sea : 10 Pound or.20$ U.S.A

The Weekly BADR

Qadian 143516, Distt Gurdaspur Punjab (INDIA)

☎ (091) 01872-20757
20091
FAX (091) 01872-20105

Vol - 48 Thursday, 21st January 1999 Issue No-3

مجلس خدام الاحمدیہ بلجیم کے
چھٹے سالانہ اجتماع کا انعقاد

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ بلجیم کے چھٹے سالانہ اجتماع کا انعقاد بمقام بیت السلام برسلز مورخہ ۱۸ تا ۲۰ ستمبر بروز جمعہ، ہفتہ اور اتوار ہوا۔ اس سہ روزہ اجتماع کے پروگرامز کا آغاز نماز جمعہ سے قبل لوائے خدام الاحمدیہ و بلجیم کے قومی پرچم کے لہرائے جانے کی تقریب سے ہوا۔ بلجیم کا پرچم مکرم حامد محمود شاہ صاحب امیر جماعت بلجیم نے اور لوائے خدام الاحمدیہ مکرم ڈاکٹر ادریس احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بلجیم نے لہرایا۔ اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے دعا کرائی۔ اس کے بعد نماز جمعہ کی ادائیگی ہوئی۔ خطبہ جمعہ اجتماع کی مناسبت سے مکرم نصیر احمد شاہد صاحب مبلغ سلسلہ بلجیم نے خدام الاحمدیہ کے قیام کے تاریخی پس منظر اور اس کی غرض و غایت کے بارہ میں دیا۔ نماز جمعہ کے بعد تمام احباب جماعت نے حضور ایدہ اللہ کا خطبہ جمعہ سنا اور دیکھا۔

اجتماع کا افتتاحی اجلاس مکرم امیر صاحب کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت قرآن کریم، نظم اور عہد کے بعد مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بلجیم نے تمام خدام کو خوش آمدید کہا اور اجتماع کی غرض و غایت اور خدام کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

خدام کے علمی مقابلہ جات میں تلاوت قرآن کریم، حفظ قرآن، نظم، اذان، عربی قصیدہ، بیت بازی، پیغام رسانی اور تیار کردہ و فی البدیہہ تقریری مقابلے شامل تھے۔ امسال تقاریر کا مقابلہ ڈچ، فرنچ اور اردو تینوں زبانوں میں ہوا۔ اور پچھلے سالوں کی نسبت اس سال لوکل زبانوں میں حصہ لینے والوں کی تعداد زیادہ رہی۔ اس کے علاوہ "عام دینی معلومات" کا مقابلہ مختلف ٹیموں کے مابین فرنچ اور ڈچ میں الگ الگ ہوا۔ اور مطالعہ کے لئے مقرر کردہ کتاب "ذکر الٰہی" کا امتحان بھی ہوا جس میں اکثر خدام نے شرکت کی۔ عام دینی معلومات کے لئے امسال سیرت آنحضرت ﷺ اور تاریخ احمدیت (۱۹۱۴ء تا ۱۹۶۵ء) سے متعلق سوالات تھے۔

خدام کے ورزشی مقابلہ جات میں سے فٹ بال، کبڈی، سلو سائیکلنگ (Slow Cycling) مشن ہاؤس کے قریبی سکول Don Bosco کی گراؤنڈ میں ہوئے جبکہ والی بال، رسہ کشی، ہائی جمپ، لانگ جمپ، کلائی پکڑنا، بال تھرو کے مقابلے مشن ہاؤس کے احاطہ میں ہی ہوئے۔ اطفال کے علمی اور ورزشی مقابلہ جات بھی ہوئے اور لوکل زبانوں میں تقریری مقابلہ کو خاص ترجیح دی گئی۔ اطفال کے اجتماع کے لئے مکرم خواجہ مقبول احمد صاحب نے بڑے خلوص اور محنت سے انتظامات کئے اور تمام پروگراموں کی نگرانی کرتے رہے۔

اجتماع کے دوسرے روز صدر مجلس خدام الاحمدیہ فرانس خدام کے ایک گروپ کے ہمراہ بلجیم کے اجتماع میں شرکت کے لئے تشریف لائے۔ اس گروپ میں نواحمدیوں کی تعداد کافی تھی۔ ان کے استقبال کے بعد ان کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ بلجیم اور فرانس کے خدام کے مابین فٹ بال اور کبڈی کے دوستانہ میچ ہوئے۔ کبڈی میں فرانس جیتا اور فٹ بال میں بلجیم۔ دونوں ممالک کے خدام دوستانہ ماحول میں گھل مل کر رہے۔

ہفتہ کے روز رات کو باربی کیو کی تقریب بھی اجتماع کی رونق کو دوبالا کر گئی۔ نماز مغرب و عشاء کے بعد فرانس سے آنے والے خدام خاص کو نومبائعین نے مکرم نصیر احمد شاہد، مبلغ سلسلہ بلجیم کے ساتھ سوال و جواب کی مجلس لگائی جو فرنچ زبان میں تھی۔

اجتماع کا اختتامی اجلاس ظہر و عصر کی نمازوں کے بعد محترم امیر صاحب کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت و نظم اور عہد کے بعد تقسیم انعامات کی تقریب ہوئی۔ اس کے بعد محترم امیر صاحب نے تبلیغ کے موضوع پر اختتامی خطاب کیا۔ محترم صدر مجلس خدام الاحمدیہ فرانس اور صدر مجلس خدام الاحمدیہ بلجیم نے تشکر کے جذبات کا اظہار کیا۔ اور پھر محترم امیر صاحب نے اختتامی دعا کروائی۔ اور یوں بخیر و خوبی مجلس خدام الاحمدیہ بلجیم کا چھٹا سالانہ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ۔ امسال اجتماع میں مجالس کی نمائندگی سو فیصد رہی اور مجموعی حاضری خدام و اطفال کی بالترتیب ۱۵۸ (۷۰ فیصد) اور ۲۹ رہی۔ خدام کا اجتماع مارکی میں ہوا جو مشن کے احاطہ میں لگائی گئی تھی جبکہ اطفال کا اجتماع مشن ہاؤس کے اندر ہوا۔ اجتماع کے دوران محترم امیر صاحب ہمہ وقت موجود رہے اور رہنمائی کرتے رہے۔ اسی طرح محترم مربی صاحب نے بھی اجتماع کی تیاری اور اجتماع کے دوران بڑے خلوص اور محبت سے راہنمائی بھی کی اور ساتھ ساتھ کام بھی کرتے رہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام خدمت دین بجا لانے والوں کو حقیقی معنوں میں خدام دین بنائے اور مقبول خدمات دینیہ کی توفیق بخشے۔ آمین

(رپورٹ مرتبہ: عبدالباسط، سیکرٹری اجتماع)

بقیہ [illegible] از صفحہ اول

پھر فرمایا "تم خدا کے عزیزوں میں شامل ہو جاؤ تا کہ کسی وباء کو یا آفت کو تم پر ہاتھ ڈالنے کی جرأت نہ ہو سکے۔ کیونکہ کوئی بات اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر زمین پر نہیں ہو سکتی۔ ہر ایک آپس کے جھگڑے اور جوش اور عداوت کو درمیان میں سے اٹھا دو کہ اب وہ وقت ہے کہ ادنیٰ باتوں سے اعراض کر کے اہم اور عظیم الشان کاموں میں مصروف ہو جاؤ"۔ (ملفوظات جلد اول طبع جدید۔ صفحہ ۱۷۴، ۱۷۵)

اسی طرح حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"اے عزیزو! تم تھوڑے دنوں کے لئے دنیا میں آئے ہو اور وہ بھی بہت کچھ گزر چکے سو اپنے مولا کو ناراض مت کرو۔ ایک انسانی گورنمنٹ جو تم سے زبردست ہو اگر تم سے ناراض ہو تو وہ تمہیں تباہ کر سکتی ہے۔ پس تم سوچ لو کہ خدا تعالیٰ کی ناراضگی سے کیونکر تم بچ سکتے ہو۔ اگر تم خدا کی آنکھوں کے آگے متقی ٹھہر جاؤ تو تمہیں کوئی بھی تباہ نہیں کر سکتا اور وہ خود تمہاری حفاظت کرے گا۔ اور دشمن جو تمہاری جان کے درپے ہے تم پر قابو نہیں پائے گا"۔ (کشتی نوح روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۷۱)

حضور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کے اس پیغام کے سلسلہ میں میں یہ نصیحت کرتا ہوں کہ اب بے خوف ہو کر دنیا میں پھیل جاؤ۔ خونوں سے نکل کر تم آئے ہو۔ آتی دفعہ خدا نے تمہاری حفاظت کی تھی وہی خدا جاتی دفعہ اس سے بڑھ کر تمہاری حفاظت فرمائے گا کیونکہ تم پہلے سے بڑھ کر خدا کے عزیز بن چکے ہو گے۔ پس خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔ وہ جو کمتر عزیز تھے اب برتر عزیز ہو کر قادیان سے لوٹیں اور تمام دنیا میں وہ عالمی پیغام غالب کر دیں جو محمد رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوا تھا اور جس کے ساتھ یہ وعدہ تھا کہ تمام ادیان پر اس تیرے پیغام کو غالب کر دیا جائے گا۔

آخر پر حضور نے اہل قادیان کا اور تمام منتظمین کا شکریہ ادا کیا اور کل عالم کی احمدیہ جماعتوں سے فرمایا کہ وہ میرے ساتھ دعا میں شامل ہوں۔ اس کے بعد حضور انور نے ہاتھ اٹھا کر لمبی پر سوز دعا کروائی۔ اور لندن سے نشر ہونے والی جلسہ سالانہ قادیان کی مناسبت سے پہلے روز کی تقریب کامیابی کے ساتھ اختتام کو پہنچی۔

ارشاد نبوی

خَیرُ الزَّادِ التَّقویٰ

سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے

منجانب

رکن جماعت احمدیہ ممبئی

طالبانِ دعا:-

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS

16 بینگو لین کلکتہ 700001

دکان-248-1652, 248-5222

رہائش-243-0794, 27-0471

PRIME AUTO PARTS

HOUSE OF GENUINE SPARES

AMBASSADOR

&

MARUTI

P, 48 PRINCEP STREET

CALCUTTA- 700072 ☎ 26-3287

EXPORTS & IMPORTS

All types of Leather jackets, Ladies bags, purse, hand gloves,
Organic Cotton (Garments & Baby Cloth)

Contact:

OCEANIC EXIM

57, BRIGHT STREET, CALCUTTA 700019 (INDIA)
PH: 2805209, 2474015 FAX : 91 - 33 - 2479163

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔